احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعہ 9- اکتوبر 1998ء

روزنامہ
# الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

جمعہ 9- اکتوبر 1998ء 17 جمادی الثانی 1419 ہجری - 9- اخاء 1377 ہش جلد 48-83 نمبر 224

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## حصول علم کے آداب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم حاصل کرو اور علم حاصل کرنے کے لئے وقار اور سکینت کو اپناؤ اور جن سے تم علم سیکھتے ہو ان سے بھی انکسار کا معاملہ کرو یعنی ان سے ادب اور احترام کا معاملہ کرو۔

## ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ضرورت ہے آج کل دین کی خدمت اور اعلاء کلمتہ اللہ کی غرض سے علوم جدیدہ حاصل کرو اور بڑے جدوجہد سے حاصل کرو۔ لیکن مجھے یہ بھی تجربہ ہے جو بطو انتباہ میں بیان کر دینا چاہتا ہوں کہ جو لوگ ان علوم ہی میں یکطرفہ پڑ گئے اور ایسے محو اور منہمک ہوئے کہ کسی اہل دل اور اہل ذکر کے پاس بیٹھنے کا ان کو موقعہ نہ ملا اور خود اپنے اندر الٰہی نور نہ رکھتے تھے۔ وہ عموماً ٹھوکر کھا گئے اور (دین حق) سے دور جا پڑے اور بجائے اس کے کہ ان علوم کو (دین حق) کے تابع کرتے۔ الٹا (دین حق) کو علوم کے ماتحت کرنے کی بے سود کوشش کرکے اپنے زعم میں دینی اور قومی خدمات کے متکفل بن گئے۔ مگر یاد رکھو کہ یہ کام وہی کر سکتا ہے۔ یعنی دینی خدمت وہی بجا لا سکتا ہے جو آسمانی روشنی اپنے اندر رکھتا ہو۔

بات یہ ہے کہ ان علوم کی تعلیمیں پادریت اور فلسفیت کے رنگ میں دی جاتی ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان تعلیمات کا دلدادہ چند روز تو حسن ظن کی وجہ سے جو اس کو فطرتاً حاصل ہوتا ہے۔ رسوم (دین) کا پابند رہتا ہے، لیکن جوں جوں ادھر قدم بڑھاتا چلا جاتا ہے، (دین) کو دور چھوڑتا جاتا ہے اور آخر ان رسوم کی پابندی سے بالکل ہی رہ جاتا ہے اور حقیقت سے کچھ تعلق نہیں رہتا۔ یہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے اور ہوا ہے یکطرفہ علوم کی تحقیقات اور تعلیم میں منہمک ہونے کا۔ بہت سے لوگ قومی لیڈر کہلا کر بھی اس رمز کو نہیں سمجھ سکے کہ علوم جدیدہ کی تحصیل جب ہی مفید ہو سکتی ہے، جب محض دینی خدمت کی نیت سے ہو اور کسی اہل دل آسمانی عقل اپنے اندر رکھنے والے مرد خدا کی صحبت سے فائدہ اٹھایا جائے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 43-44)

## وقار اور سکینت سے علم حاصل کرو

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز)

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں۔

کہ علم حاصل کرو اور وقار اور سکینت کو اپناؤ۔ وقار سے مراد علم سے متعلق ایسا رویہ اختیار کرنا ہے کہ علم کی تم قدر کرتے ہو، اس کی عظمت کو پہچانتے ہو اور ہلکی پھلکی بات کے طور پر نہیں لیتے بلکہ پورا وزن دیتے ہو اس بات کو اس کو وقار کہتے ہیں۔ وقر ایسے وزن کو کہتے ہیں اور بوجھ کو بھی کہتے ہیں مگر وقار لفظ ہمیشہ اعلیٰ معنوں میں، عظمت کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ علم کی توقیر کرو۔ اسے بلند مرتبہ سمجھو اور پھر علم حاصل کرو اور سکینت کو اپناؤ۔ سکینت افراتفری کے علم حاصل کرنے والے پر چسپاں نہیں ہوتا۔ لفظ سکینت۔ آیا بیٹھا بے چین ہوا کچھ حاصل کیا بھاگ گیا۔ اس کو سکینت کا علم نہیں کہتے۔ علم سیکھنے کے لئے جہاں علم کا وقار اور اس کی عظمت کا دل میں جانشین ہونا ضروری ہے وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ سیکھنے والا تسکین سے تسلی سے سیکھے اور اس کو کہیں اور جانے کی افراتفری نہ ہو بلکہ وہاں جم کے سمجھے کہ ہاں مجھے یہیں لطف آرہا ہے اور یہی میرے وقت کا بہترین مصرف ہے۔ اس کے بغیر لفظ تسکین اس طالب علم پر چسپاں نہیں ہو سکتا جو آیا گیا، سرسری نظر سے دیکھا، کچھ ملا تو ٹھیک، نہ ملا تو واپس۔

پھر فرمایا، وتواضعوا لمن تعلمون منہ" اور جن سے تم علم سیکھتے ہو ان سے بھی انکسار کا معاملہ کرو۔ ان سے ادب اور احترام کا معاملہ کرو کیونکہ اس سے علم پڑھانے والے کو علم سکھانے والے کو بھی تقویت نصیب ہوتی ہے اور علم کا مرتبہ بڑھتا ہے۔

یہ جو علم سکھانے والے کے ساتھ عزت و احترام کا معاملہ ہے، یہ محض دینی علم سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ دنیا کے تمام علوم سے تعلق رکھتا ہے۔ اور دنیا کی تمام قومیں جہاں علم پڑھانے والوں کا وقار اٹھ گیا جہاں ان کا احترام باقی نہیں رہا ان کے ہاں علمی معیار ہمیشہ تنزل اختیار کر گیا ہے۔ اور آج انگلستان میں بھی یہ بحث اب بہت زور سے اٹھائی جا رہی ہے کہ ہمارے طالب علم اپنے استادوں کی عزت نہیں کرتے ان کا احترام نہیں کرتے ان کا کوئی ادب ان کے دل میں نہیں۔ نتیجتاً اب وہ گستاخ اور بدتمیز ہو چکے ہیں بلکہ بعض استادوں پر حملے کرتے ہیں اور ان استادوں کو کوئی تحفظ نہیں ہے نتیجتاً استادوں کے دل میں بھی علم سکھانے کا شوق باقی نہیں رہا کہاں یہ جان ڈال کر ایسا کیا کرتے تھے اور اب کہتے ہیں ٹھیک ہے جس نے سیکھنا ہے سیکھے باقی جائیں جہنم میں جو مرضی کریں۔ پس علم کو گہرا نقصان پہنچتا ہے اگر طالب علم تعلیم دینے والے کی عزت نہ کرے۔ ہندوستان میں کسی زمانے میں یہ خوبی بہت تھی کہ استاد کی گہری عزت پائی جاتی تھی اور محاورہ "زانوئے ادب تہہ کرنا" یہ بھی اس بات کی نشاندہی کرتا ہے۔ کہ ادب سے گھٹنے ٹیک کر، زمین پر لگا کر، تہہ کر کے بیٹھا کرتے تھے لیکن پھر رفتہ رفتہ یہ چیزیں اٹھنی شروع ہو گئیں۔ آج سے بہت پہلے یہ تنزل شروع ہوا ہے اور اکبر الہ آبادی نے اس مضمون کو یوں باندھا ہے ؂

دن وہ بھی تھے کہ خدمت استاد کے عوض
دل چاہتا تھا ہدیہ دل پیش کیجئے

ایسا بھی زمانہ تھا کہ جب استاد ہماری خدمت کیا کرتا تھا کہ دل سے یہ آواز اٹھا کرتی تھی کہ اتنے عظیم محسن کے لئے تو ہدیہ دل پیش ہونا چاہئے ؂

بدلا زمانہ ایسا کہ لڑکا پس از سبق

اب زمانہ ایسا بدل گیا ہے کہ سبق کے بعد لڑکا کہتا ہے

کہتا ہے ماسٹر سے کہ بل پیش کیجئے

جو بھی تم نے کرنا تھا کر لیا اب پیسے مانگو اور جاؤ چھٹی کرو۔ اور یہ جو بل پیش کرنا ہے یہ بھی دراصل دونوں طرف کے انحطاط کا منظر پیش کرتا ہے کیونکہ عموماً جب تعلیم کے ساتھ اجرت لگ جائے اور تعلیم کا جذبہ اور شوق اساتذہ کو لوگوں کو تعلیم دینے پر آمادہ نہ کرے اس پر اکسائے نہیں بلکہ محض ٹیوشن کی طلب ہو تو پھر لازماً یہی ہوگا کہ پیسوں کی خاطر تم پڑھاتے تھے لو پیسے اور

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرتبہ حافظ عبدالحلیم صاحب

# اردو کلاس کی باتیں

ریکارڈ شدہ 4 ستمبر 98ء
جو 6 ستمبر 98ء کو نشر ہوئی

آج کی نشست میں ربوہ سے بھجوائی ہوئی ایک بہن کی نظم حضور ایدہ اللہ نے سنوائی۔ اور اس سلسلہ میں فرمایا ان کی پہلی ریکارڈ شدہ نظم ایم ٹی اے کے ناظرین نے بہت پسند کی تھی امریکہ سے بھی بہت خطوط آئے تھے میں حیران رہ گیا جن کو اردو کی بھی اتنی سوجھ بوجھ نہیں تھی انہوں نے بھی بہت پسندیدگی کا اظہار کیا۔ میری فرمائش پر انہوں نے نظمیں ریکارڈ کر کے بھجوائی ہیں۔ پیش کی گئی حضرت مسیح موعود کی نظم کے چند اشعار پیش خدمت ہیں۔

حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی
ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی
باقی وہی ہمیشہ غیر اس کے سب ہیں فانی
غیروں سے دل لگانا جھوٹی ہے سب کہانی
سب غیر ہیں وہی ہے اک دل کا یار جانی
دل میں مرے یہی ہے سبحان من یرانی

## شاہی قلعہ لاہور

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے گفتگو اس طرح آگے بڑھائی فرمایا۔

میں نے سوچا تھا آپ کو جو کبھی کبھی پاکستان جاتے رہتے ہیں ان کو لاہور کی سیر کے متعلق کچھ بتاؤں۔ وہاں ایک شاہی قلعہ ہے اور شالامار باغ یہ دو جگہیں ہیں جو خاص طور پر دیکھنے کی چیزیں ہیں۔

اس پر ایک مضمون آیا ہے ہمارے خالد میں یا تشحیذ الاذہان میں ہو گا۔

اس میں پرانے زمانے سے شروع کیا ہوا ہے جب بہت پہلے وہاں ایک کچا قلعہ تھا۔ آخر پہنچاتے پہنچاتے جب وہ قلعے کی آخری بات کرتے ہیں اس وقت تک دماغ بھنا چکا ہوتا ہے کہ پتہ نہیں کیا ہو رہا ہے سینکڑوں سال گزر جاتے ہیں حملے ہو رہے ہیں.... مٹتے مٹتے کچھ کا کچھ بن گیا ہے آخر پر دروازوں کا ذکر ہے۔ شمال، جنوب، مشرق، مغرب کسی کو کچھ پلے نہیں پڑتا۔

فرمایا:-

آپ لوگوں کو میں سمجھا رہا ہوں آپ لوگوں نے کوئی جگہ بیان کرنی ہو کوئی چیز دیکھی ہو اگر لکھنی ہو پہلے اس کا نقشہ بنائیں۔ خوبصورت سا نقشہ ہو۔ اس میں ہر چیز دکھائی ہو یہ وہ جگہ ہے یہ وہ جگہ ہے نقشہ دیکھے بغیر انسانی دماغ شمال، جنوب سے اندازہ لگا ہی نہیں سکتا۔ اس کے بعد قلعہ کے متعلق اپنے تاثرات بیان فرمائے۔

## ذاتی مشاہدہ

جو میں نے دیکھا تھا جس طرح میں نے دیکھا تھا وہ بتاتا ہوں۔

اب تو یہ کھنڈر بن چکا ہے لیکن اس قلعے میں جب مغلوں نے اس کو واقعتاً سارے پنجاب پر حکومت کی خاطر اور حملہ آوروں سے بچانے کے لئے بنایا تھا تو اس وقت جو لاہور تھا جسے Walled City کہتے ہیں (یعنی دیوار میں گھرا ہوا شہر) اس کے گرد بہت مضبوط اور اونچی دیوار بنی ہوئی تھی جس کو عبور کر کے حملہ کرنا مشکل تھا۔ اور اس کے بارہ دروازے تھے۔ ہر دروازے کا الگ الگ نام تھا۔ ہاتھی دروازہ، شاہ عالمی دروازہ، موچی دروازہ، بھاٹی گیٹ وغیرہ وغیرہ۔

اب پرانے زمانے میں اس قلعے کا اس سے کیا رابطہ تھا یہ بہت دور ہے اس سے۔ جو لاہور کا دیوار والا شہر ہے۔ وہ اس سے شاید سات میل دور ہو۔

اگر وہاں کوئی حملہ ہو (باہر سے لوگ حملے کیا ہی کرتے تھے) کسی گیٹ پر ان کا دباؤ بڑھ جائے تو خطرہ ہو سکتا تھا کہ وہ اندر گھس جاتے اور پھر سارے شہر کو برباد کر دیتے۔

اب یہ قلعہ اتنی دور بنانے کا کیا فائدہ؟ اگر سمجھو گے کہ اس وقت کے جو صناع تھے (ڈیزائن بنانے والے تھے) کتنی بڑی ہمت کے لوگ تھے۔ قلعہ میں کچھ سرنگی دروازے ہیں۔ اور اندر اتر جاؤ تو ایک بہت بڑا ہال ہے زمین میں کھودا ہوا جس میں پانچ ہزار گھڑسوار، نیزے بردار، اپنے فن کے ماہر سپاہی ہر وقت موجود رہتے تھے۔

جب وہاں خطرہ ہوتا تھا تو وہاں سے اندر اندر ایک سرنگ چلتی تھی۔

جو شہر گھرا ہوا تھا اس تک زمین کے اندر، اندر ایسی کھلی سرنگ تھی جس میں سرپٹ گھوڑے دوڑ سکتے تھے۔ تو جب کہیں حملہ ہو رہا ہو تو وہاں سے ایک سوار آتا تھا دوڑتا ہوا ان کو آکر بتاتا تھا کہ کیا ہو رہا ہے اس وقت بجلی کی تاریں وغیرہ تو تھیں نہیں۔ تو پیغام رسانی اسی طرح گھوڑوں کے ذریعہ ہوا کرتی تھی۔ وہ جب تیزی سے یہاں پہنچتا تھا تو ہر وقت تیار گھڑسوار اچانک وہاں پہنچ جاتے تھے اور ان کو پتہ تھا کہ کس دروازے پر ہم نے جوابی کارروائی کرنی ہے۔

تو اس نظام کی وجہ سے سارا شہر بھی محفوظ ہو گیا اور یہ سارا علاقہ محفوظ ہو گیا۔ یہ تو اس کا ڈیزائن ہے جہاں تک فوجی دفاع کا تعلق ہے۔

مگر ہمارے ملک بے چارے کا یہ حال ہے کہ وہاں تالے پڑے ہوئے ہیں۔ اندر جھانکنے سے بھی ڈر لگتا ہے پتہ نہیں سرنگوں کا کیا حال ہوا ہے۔ اس ہال کا کیا حال ہوا ہے لیکن اگر وہ ابھی اس کو کھولیں اور صفائی کریں تو تمام دنیا کے ٹورسٹ (Tourist) وہاں آسکتے ہیں اور بے شمار کمائی کا ذریعہ ہے۔

لوگوں کو اپنی چیزیں دکھائیں کتنی عظیم الشان چیزیں ہیں یہ جو Tourist Industry ہے یہ بعض دفعہ دنیا کی ہر دوسری انڈسٹری سے بڑھ جاتی ہے اتنی آمد اس سے ہوتی ہے کہ ملک بن جاتے ہیں اس پر۔

تو پاکستان کے لوگوں کو میرا مشورہ یہی ہے خدا کے لئے اللہ نے جو تمہیں دولتیں دی ہیں نعمتیں دی ہیں ان کو سنوارو۔ ان کو خوبصورتی سے پیش کرو۔

خدا نے اچھے رستے دیئے ہوئے ہیں۔ آپ لوگ ان کو کیوں نہیں چلاتے۔ اس لئے آپ لوگوں میں سے جو بھی جائے کبھی وہ قلعے کو اس نظر سے دیکھے۔

قلعہ خود صنعت کاری کا ایک عظیم کارنامہ ہے اس کے اندر اتنی خوبصورت لکھائی ہے باریک۔ وہاں بہت ہی پیارے کام ہوئے ہوئے ہیں۔ صرف ان کے گنبدوں کو دیکھیں کس طرح شاندار گنبد ہیں اور ایسی صفائی سے بنائے گئے ہیں کہ کتنے وہاں زلزلے آئے، کتنی تباہیاں آئیں ان گنبدوں کو کچھ بھی نہیں ہوا۔ جو گنبد بنانے کا فن تھا یہ ان کو آتا تھا۔

اس زمانے کے لوگوں نے بہت ترقی کی تھی۔ اگر انہیں کے پیچھے چل پڑیں تو آج پاکستان بہت ترقی کر سکتا ہے اس لئے آپ لوگ جب جایا کریں تو اپنا وقت وہاں انارکلی میں ضائع نہ کیا کریں.....

کبھی ان چیزوں کو چھوڑ کر یہ بھی دیکھیں آپ کا دماغ روشن ہو گا آپ کو پتہ چلے گا کہ پہلے زمانے میں کس شان کے لوگ خدا نے پیدا کئے تھے۔ اس کے علاوہ آپ جائیں گے "شالامار باغ" دیکھیں۔

## شالامار باغ

عجیب جگہ ہے وہ۔ کئی سو سال کے پرانے آم کے درخت ابھی تک لگے ہوئے ہیں اور وہ پھل بھی دیتے ہیں اس کی بارہ دری، اور جو چشمے سنگ مرمر کی اینٹوں کے اوپر سے بہتے ہیں۔

رات کے وقت تو لگتا ہے یہ دنیا ہی نہیں ہے کہیں اور ہی آگئے ہیں۔

اور یورپ میں بہت سی خوبصورت جگہیں جو فرانس وغیرہ میں بنی ہوئی ہیں یہ اس کی نقالی ہے۔ بہت ہی خوبصورت بنا ہوا ہے۔ بولنا اور چیز ہے دیکھنا اور چیز ہے وہاں جا کے آپ دیکھیں تو سارا دن دیکھتے ہی رہیں۔

لیکن ایک بات کا خطرہ ہو سکتا ہے کہ غنڈے، لفنگے ایسے لوگ بھی پہنچے ہوئے ہوتے ہیں جو آپ کی سیر نہ خراب کر دیں لیکن خطرہ آپ کو کوئی نہیں وہاں غنڈوں، لفنگوں کو اچھی چیزیں پسند ہی نہیں جہاں آپ لوگ جاتے ہیں شاپنگ سنٹر وہاں وہ لوگ جاتے ہیں۔ بٹوے نوچنے اور چیزیں کھینچنے کے لئے اس لئے ان سے اگر بچنا ہے تو ان جگہوں میں جائیں۔

وہ چاندنی رات میں تو لگتا ہے کہ جنت ہے۔ میں جب بھی کبھی لاہور جاتا تھا۔ وقت نکال کے بچوں کو لے کے وہاں ضرور جایا کرتا تھا۔ تاکہ ان کو پتہ لگے کہ پرانی کون کون سی عظمتیں ہیں کہ جن کے نشان ابھی تک باقی ہیں۔

اور شالامار باغ میں ان کو میں رات کو چاندنی میں بھی لے کے گیا ہوں۔ دن کو بھی لے کے پھرا ہوں۔ جب فوارے خوب چل رہے ہوتے تھے۔

تو وہ جو یادیں وہ انمٹ ہیں۔ بہت ہی پیاری یادیں ہیں۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ ہماری اردو کلاس کو بھی جب بھی وہاں جانے کی توفیق ملے تو یہ چیزیں دیکھ کے آیا کریں۔ پھر انشاء اللہ آپ کا دماغ بھی روشن ہو گا۔ آپ کو صحیح طور پر مزہ آئے گا کہ اب ہم نے دیکھا ہے پاکستان

## کھلونے بنانے والے

باتوں باتوں میں پاکستان کی ایک محنت کش قوم کا ذکر آپ نے فرمایا۔

پاکستان میں جو چنگڑ قوم ہے یہ مٹی کے چھوٹے چھوٹے کھلونے بنایا کرتے تھے۔ کوئی چھوٹے سے بچے کی شکل بنا دی۔ کوئی گھوڑا اور دوسری اسی قسم کی چیزیں۔ اور اس کو پھر وہ پکا لیتے تھے جس طرح اینٹیں پکتی ہیں اس طرح پک جاتے تھے۔

ان لوگوں نے چھابڑی سر پہ رکھی ہوتی ہے اور اس میں ڈال کر چنگڑانیاں پھرا کرتی تھیں۔ اور آواز دیا کرتی تھیں۔

لے لو بھولے بھالے

تو ان کی آواز پہ جتنے بھی بھولے بھالے ہوتے تھے سارے دوڑ کے نکلا کرتے تھے۔ تو اس طرح ان کو اندر گھروں میں بلا لیا کرتے تھے تو پھر وہ نیچے رکھ دیتی تھیں۔ تو بچے دوڑے دوڑے جاتے تھے کوئی آٹا لے آیا کوئی بچی ہوئی روٹیاں لے آیا تو وہ ان کو دے دیتے تھے تو وہ بھولے بھالے ہمیں دے کر چلی جایا کرتی تھیں۔

میں نے بھی کئی بھولے بھالے خریدے۔ اس طرح آٹا دے کر یا روٹیاں وغیرہ دے کر تو بھولا بھالا کا ایک یہ بھی معنی ہے۔

## برفانی ریچھ

برفانی ریچھ کے حوالے سے دلچسپ گفتگو ہوئی فرمایا۔ Polarbear سے زیادہ طاقتور جانور مشکل سے ملے گا۔ اور وہ تیز بھی بہت دوڑتا ہے برفوں کے اوپر۔ برفوں کے اوپر وہ اتنا تیز دوڑتا ہے کہ شکاری کتے زمین پہ اتنا تیز نہیں دوڑتے۔

اور جب وہ آہستہ چلے تو اتنا صبر والا ہے اتنا آہستہ چلتا ہے کہ آپ لوگ سوچ بھی نہیں سکتے۔ جب دور سے Seals (سمندر کے جانور) دیکھتا ہے جو سوراخ کر کے برفوں میں اوپر آکر کھیل رہی ہوتی ہیں اور Bear کو برف میں شکار چاہئے۔ تو کافی دور سے ان کو دیکھتا ہے اس کے بعد زمین پہ لیٹ جاتا ہے اس کے باقی جسم پر برف پڑ پڑ کے سفید سا نظر آرہا ہوتا ہے۔ ناک بہت کالا ہوتا ہے۔ اور برف کے اوپر کالا ناک نظر آجاتا ہے۔ (برفانی ریچھ) Polar Baer پر برف نہ بھی پڑے تو اس کے کالے بالوں کے اوپر اللہ میاں نے سفید بر بنایا ہوا ہے۔ یہ عجیب ہے شان خدا کی۔ اندر سے وہ کالا ہے اور کالے بالوں کے اوپر سفید بال برفوں کی وجہ سے بنا دیئے ہیں تاکہ وہ دکھائی نہ دے اور جب وہ Seal کو دیکھتا ہے تو اس کو پتہ ہے کہ میرا ناک کالا سیاہ ہے وہ دیکھ لے گی۔

باقی صفحہ 7 پر

روزنامہ الفضل ربوہ۔ پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دار النصر غربی ربوہ۔ قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرتبہ۔ عبدالستار خان صاحب

# بخل کے متعلق حضرت مسیح موعود کی پاکیزہ تحریرات

## بخل اور ایمان جمع نہیں ہو سکتے

○ میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ بخل اور ایمان ایک ہی دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔ جو شخص سچے دل سے خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے۔ وہ اپنا مال صرف اس مال کو نہیں سمجھتا کہ اس کے صندوق میں بند ہے بلکہ وہ خدا تعالیٰ کے تمام خزائن کو اپنے خزائن سمجھتا ہے اور امساک اس سے اس طرح دور ہو جاتا ہے جیسا کہ روشنی سے تاریکی دور ہو جاتی ہے۔ اور یقیناً سمجھو کہ صرف یہی گناہ نہیں کہ میں ایک کام کے لئے کہوں اور کوئی شخص میری جماعت میں سے اس کی طرف کچھ التفات نہ کرے بلکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ بھی گناہ ہے کہ کوئی کسی قسم کی خدمت کر کے یہ خیال کرے کہ میں نے کچھ کیا ہے۔ اگر تم کوئی نیکی کا کام بجالاؤ گے اور اس وقت کوئی خدمت کرو گے تو اپنی ایمانداری پر مہر لگادو گے اور تمہاری عمریں زیادہ ہوں گی اور تمہارے مالوں میں برکت دی جائے گی۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم ص 498)

## بخیل ثواب سے محروم رہتا ہے

○ اے عقلمندو! خدا کے راضی کرنے کا یہ وقت ہے کہ پھر نہیں ملے گا...... خدا کی راہ میں صدق دل سے خدمت کے لئے حاضر ہو جانا ایک ایسا مبارک امر ہے جو درحقیقت اور تمام مشکلات اور آفات کا علاج ہے۔ پس جس کو یقین ہے کہ خدا برحق ہے اور دین و دنیا میں اس کی عنایت کی حاجت ہے اس کو چاہئے کہ اس مبارک موقع کو ہاتھ سے نہ دے اور بخل کے دق میں مبتلا ہو کر اس ثواب سے محروم نہ رہے اس عالی سلسلہ میں داخل ہونے کے لئے وہی لائق ہے جو ہمت بھی عالی رکھتا ہو اور نیز آئندہ کے لئے ایک تازہ اور سچا عہد خدا تعالیٰ سے کر لے کہ وہ حتی الوسع بلاناغہ ہر ایک مہینہ میں اپنی مالی امداد سے ان دینی مشکلات کے رفع کرنے کے لئے سعی کرتا رہے گا۔ یہ منافقانہ کام ہے کہ اگر کوئی مصیبت پیش آوے تب خدا اور اہل خدا یاد آجائیں اور جب آرام اور امن دیکھیں تو لاپروا ہو جائیں۔ خدا غنی بے نیاز ہے اس سے ڈرو اور اس کا فضل پانے کے لئے اپنے صدق کو دکھلاؤ۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم ص 165-164)

## بخل کی مختلف شکلیں

○ یہ یاد رکھو کہ وہی بخیل نہیں ہے جو اپنے مال میں سے کسی مستحق کو کچھ نہیں دیتا۔ بلکہ وہ بھی بخیل ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا ہو اور وہ دوسروں کو سکھانے میں مضائقہ کرے۔ محض اس لئے اپنے علوم و فنون سے کسی کو واقف نہ کرنا کہ اگر وہ سیکھ جاوے گا تو ہماری بے قدری ہو جاوے گی یا آمدنی میں فرق آجائے گا' شرک ہے' کیونکہ اس صورت میں وہ اس علم یا فن کو ہی اپنا رازق اور خدا سمجھتا ہے اس طرح پر جو اپنے اخلاق سے کام نہیں لیتا وہ بھی بخیل ہے۔ اخلاق کا دینا یہی ہوتا ہے کہ جو اخلاق فاضلہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے دے رکھے ہیں۔ اس کی مخلوق سے ان اخلاق سے پیش آوے۔ وہ لوگ اس کے نمونہ کو دیکھ کر خود بھی اخلاق پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔

(ملفوظات جلد اول ص 289)

## اولاد کی وفات پر بُرا منانا بھی بخل ہے

○ انسان کی نیک بختی یہی ہے کہ خدا کو ہر ایک چیز پر مقدم رکھے جو شخص اپنی اولاد کی وفات پر برا مناتا ہے وہ بخیل بھی ہوتا ہے کیونکہ وہ اس امانت کے دینے میں جو خدا تعالیٰ نے اس کے سپرد کی تھی بخل کرتا ہے اور بخیل کی نسبت حدیث میں آتا ہے کہ اگر وہ جنگل کے دریاؤں کے برابر بھی عبادت کرے تو وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ پس ایسا شخص جو خدا سے زیادہ کسی چیز سے محبت کرتا ہے اس کی عبادت' نماز' روزہ بھی کسی کام کے نہیں۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 603)

## بداخلاقی بھی بخل ہے

○ بداخلاقی بخل ہے باوجودیکہ خدا تعالیٰ نے اس کو مقدرت دی ہے مگر یہ انسانوں پر رحم نہیں کرتا۔ ہمسایہ ننگا ہو۔ بھوکا ہو مگر اس کو اس پر رحم نہیں آتا۔ مومنوں کے حقوق کی پروا نہیں کرتا۔ وہ بجز اس کے کہ دنیا میں مال و دولت جمع کرتا رہے اور کوئی کام دوسروں کی ہمدردی اور آرام کے لئے نہیں رکھتا۔ حالانکہ اگر وہ چاہتا اور کوشش کرتا تو اپنے قویٰ اور دولت سے دوسروں کو فائدہ پہنچا سکتا تھا۔ مگر وہ اس بات کی فکر نہیں رکھتا۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 609)

## خدا کو بخیل کی کوئی پرواہ نہیں

○ بعض شخصوں کے دل میں خیال پیدا ہو سکتا ہے کہ آئے دن ہم پر ٹیکس لگائے جاتے ہیں کہاں تک برداشت کریں۔ میں جانتا ہوں کہ ہر شخص ایسا دل نہیں رکھتا کیونکہ ایک طبیعت کے ہی سب نہیں ہوتے۔ بہت سے تنگ دل اور کم ظرف ہوتے ہیں اور اس قسم کی باتیں کر بیٹھتے ہیں مگر وہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ کو ان کی پروا کیا ہے۔ ایسے شبہات ہمیشہ دنیاداری کے رنگ میں پیدا ہوا کرتے ہیں اور ایسے لوگوں کو توفیق بھی نہیں ملتی۔ لیکن جو لوگ محض خدا تعالیٰ کے لیے قدم اٹھاتے ہیں اور اس کی مرضی کو مقدم کرتے ہیں اور اس بناء پر جو کچھ بھی خدمت دین کرتے ہیں اس کے لئے اللہ تعالیٰ خود انہیں توفیق دے دیتا ہے۔ اور اعلاء (کلمہ دین حق) کے لئے جن اموال کو وہ خرچ کرتے ہیں ان میں برکت رکھ دیتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور جو لوگ صدق اور اخلاص سے قدم اٹھاتے ہیں انہوں نے دیکھا ہو گا کہ کس طرح پر اندر ہی اندر انہیں توفیق دی جاتی ہے۔

وہ شخص بڑا نادان ہے جو خیال کرتا ہے کہ آئے دن ہم پر بوجھ پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بار بار فرماتا ہے (-) خدا تعالیٰ کے پاس آسمان و زمین کے خزانے ہیں۔ منافق ان کو سمجھ نہیں سکتے۔ لیکن مومن ان پر ایمان لاتا اور یقین کرتا ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر سب لوگ جو اس وقت موجود ہیں اور سلسلہ میں داخل ہیں یہ سمجھ کر کہ آئے دن ہم پر بوجھ پڑتا ہے وہ دست بردار ہو جائیں اور بخل سے یہ کہیں کہ ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ تو اللہ تعالیٰ ایک اور قوم پیدا کر دے گا جو ان سب اخراجات کا بوجھ خوشی سے اٹھائے اور پھر بھی سلسلہ کا احسان مانے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 650)

## خدمت میں جان توڑ کوشش کرو

○ اس وقت کا قدر کرو۔ اور اگر تم اس قدر خدمت بجالاؤ کہ اپنی غیر منقولہ جائیداوں کو اس راہ میں بیچ دو' پھر بھی ادب سے دور ہو گا کہ تم خیال کرو کہ ہم نے کوئی خدمت کی ہے۔ تمہیں معلوم نہیں کہ اس وقت رحمت الٰہی اس دین کی تائید میں جوش میں ہے اور اس کے فرشتے دلوں پر نازل ہو رہے ہیں۔ ہر ایک عقل اور فہم کی بات جو تمہارے دل میں ہے وہ تمہاری طرف سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے ہے۔ آسمان سے عجیب سلسلہ انوار جاری اور نازل ہو رہا ہے۔ پس میں بار بار کہتا ہوں کہ خدمت میں جان توڑ کر کوشش کرو مگر دل میں مت لاؤ کہ ہم نے کچھ کیا ہے۔ اگر تم ایسا کرو گے ہلاک ہو جاؤ گے۔ یہ تمام خیالات ادب سے دور ہیں اور جس قدر بے ادب جلد تر ہلاک ہو جاتا ہے ایسا جلد کوئی ہلاک نہیں ہوتا۔ اور میں یہ بھی کہتا ہوں کہ اس خدمت کے ساتھ دوسری خدمات میں بھی سست مت ہو۔ بہت نادان وہ شخص ہے کہ وہ اگر کوئی نیکی کرتا ہے تو اس طرح پر کہ ایک نیکی میں فتور ڈال کر دوسری نیکی بجالاتا ہے وہ خدا کے نزدیک کچھ چیز نہیں تم ان نیکیوں اور خدمتوں کو بھی اپنے دستور کے مطابق بجالاؤ۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم ص 499)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

## ماہوار چندہ ضروری ہے

○ سوائے...... ذی مقدرت لوگو دیکھو! میں یہ پیغام آپ لوگوں تک پہنچا دیتا ہوں کہ آپ لوگوں کو اس اصلاحی کارخانہ کی جو خدا تعالیٰ کی طرف سے نکلا ہے اپنے سارے دل اور ساری توجہ اور سارے اخلاص سے مدد کرنی چاہئے اور اس کے سارے پہلوؤں کو بہ نظر عزت دیکھ کر بہت جلد حق خدمت ادا کرنا چاہئے۔ جو شخص اپنی حیثیت کے موافق کچھ ماہوار دینا چاہتا ہے وہ اس کو حق واجب اور دَین لازم کی طرح سمجھ کر خود بخود ماہوار اپنی فکر سے ادا کرے اور اس فریضہ کو خالصتاً للہ نذر مقرر کر کے اس کے ادا میں تخلف یا سہل انگاری کو روانہ رکھے۔ اور جو شخص یکمشت امداد کے طور پر دینا چاہتا ہے وہ اسی طرح ادا کرے لیکن یاد رہے کہ اصل مدعا جس پر اس سلسلہ کے بلاانقطاع چلنے کی امید ہے وہ یہی انتظام ہے کہ سچے خیرخواہ دین کے اپنی بضاعت اور اپنی بساط کے لحاظ سے ایسی سہل رقمیں ماہواری کے طور پر ادا کرنا اپنے نفس پر ایک حتمی وعدہ ٹھہرالیں جن کو بشرطِ نہ پیش آنے کسی اتفاقی مانع کے بآسانی ادا کر سکیں۔ ہاں جس کو اللہ جلشانہ توفیق اور انشراح صدر بخشے وہ علاوہ اس ماہوار چندہ کے اپنی وسعت ہمت اور انداز مقدرت کے موافق یکمشت کے طور پر بھی مدد کر سکتا ہے اور تم اے میرے عزیزو! میرے پیارو! میرے درخت وجود کی سرسبز شاخو! جو خدا تعالیٰ کی رحمت سے جو تم پر ہے میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو اور اپنی زندگی' اپنا آرام۔ اپنا مال اس راہ میں فدا کر رہے ہو۔ اگرچہ میں جانتا ہوں کہ میں جو کچھ کہوں تم اسے قبول کرنا اپنی سعادت سمجھو گے اور جہاں تک تمہاری طاقت ہے دریغ نہیں کرو گے۔ لیکن میں اس خدمت کے لئے معین طور پر اپنی زبان سے تم پر کچھ فرض نہیں کر سکتا۔ تاکہ تمہاری خدمتیں نہ میرے کہنے کی مجبوری سے بلکہ اپنی خوشی سے ہوں۔

(فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد 3 ص 24)

## قیامت میں میرے ساتھ ہو گا

○ جو کوئی میری موجودگی اور میری زندگی میں میری منشاء کے مطابق میری اغراض میں مدد دے گا میں امید رکھتا ہوں کہ وہ قیامت میں بھی میرے ساتھ ہو گا۔ اور جو شخص ایسی ضروری مہمات میں مال خرچ کرے گا۔ میں امید نہیں رکھتا کہ اس مال کے خرچ سے اس کے مال میں کچھ کمی آجائے گی۔ بلکہ اس کے مال میں برکت ہو گی۔ پس چاہئے کہ خدا تعالیٰ پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گذاری کا ہے۔ پھر بعد اس کے وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے ایک پیسہ کے برابر نہیں ہو گا...... اور خدا تعالیٰ نے متواتر ظاہر کر دیا ہے کہ واقعی اور قطعی طور پر وہی شخص اس جماعت میں داخل سمجھا جائے گا

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبرکات

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کے قلم سے

# احمدیہ ہوسٹل لاہور کے ابتدائی دور کی چند دلکش یادیں

خاکسار 1918ء تا 1921ء چار سال احمدیہ ہوسٹل لاہور میں رہا ہے اس زمانے کی بہت سی باتیں یادگار ہیں۔ جن میں سے چند باتیں درج ذیل ہیں:۔

ہوسٹل میں محبت و اخلاص کا ماحول' پانچوں وقت نماز باجماعت کی خوشی سے پابندی ایک دوسرے سے ہمدردی چھوٹوں کا پاس اور بڑوں کا ادب لحاظ' یہ دستور العمل تھا۔ مخدومی چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب ہوسٹل کے وارڈن اور جماعت احمدیہ لاہور کے امیر تھے اور اس مضمون میں امیر صاحب سے مراد مخدوم موصوف ہی ہیں۔

ہوسٹل کی ایسوسی ایشن کا ہفتہ وار اجلاس ہوتا تھا۔ اور اسی طریق پر احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن بھی قائم تھی۔ جس کا ماہانہ اجلاس ہوتا تھا۔ ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب مرحوم انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن کے صدر تھے اور خاکسار اس کا سیکرٹری تھا۔ احمدیہ ہوسٹل کے طلباء کی تعداد کم و بیش تیس اور انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن کے ارکان کی تعداد اسی کے قریب تھی۔ ان تنظیموں نے طلبہ کے اندر دینی اور دنیوی ترقی کی روح پیدا کی اور دعوت الی اللہ کو اپنا شعار بنایا جس کے نتیجے میں بہت سے جوہر قابل غیر احمدی طلباء میں سے سلسلے کے اندر داخل ہوئے۔ اور بعد میں انہوں نے سلسلہ کی بڑی بڑی خدمات کیں۔

برادرم محترم ملک غلام فرید صاحب ہوسٹل کی روحِ رواں تھے۔ نمازوں کی پابندی کراتے تھے۔ ایسا بھی ہوا ہے کہ صبح کی نماز میں کوئی طالب علم اگر نہیں اٹھا۔ تو چارپائی اوپر اور سونے والا نیچے۔ پھر اگلے دن پاؤں کی آہٹ پاتے ہی ایسا خوابیدہ ہڑبڑا کر اٹھتا اور وضو کے لئے لوٹا تلاش کرتا نظر آتا۔

رستم کے گھوڑے کا نام رخش تھا۔ گھوڑا بیمار اور سست گام ہوگیا۔ تو رستم کو گھوڑے کا زین اپنی پشت پر اٹھا کر چلنا پڑا۔ یہاں فردوسی نے ایک مضمون پیدا کیا ہے۔

چنیں است رسم سرائے درشت
گہے پشت زین و گہے زیں بہ پشت

یعنی سوار تو زین پر چڑھتا ہے۔ لیکن کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ زین سوار پر چڑھ بیٹھتا ہے۔ ہمارے ہوسٹل میں بھی سست نمازی چارپائی پر تو سوار ہوتا ہی تھا۔ لیکن کبھی چارپائی بھی ایسے سست شخص پر سوار ہو جاتی تھی۔

گویا جو بات فردوسی کا محض تخیل تھا ہمارے ہاں وہ عملی صورت اختیار کرلیتا تھا۔ ہوسٹل کا ماحول بڑی خوشی اور یک رنگی کا تھا۔ ہم بعض اوقات طرحی مشاعرہ بھی کرلیتے تھے۔ ایک دفعہ ایک مشاعرہ کیا گیا اور ہر طالب علم کا فرض تھا کہ نظم لکھ کر لائے۔ جو شعر لکھنا جانتے تھے انہوں نے تو شعر لکھے اور جو ناواقف تھے ان کی تک بندی بڑی ہی دلچسپ تھی۔ اور زندہ دلی کے لئے ایک عجیب و غریب سامان تھا۔

ایک دفعہ ایک مشاعرہ ایسا ہوا جسے کائستھوں کی زبان میں "بیت بجتی" کہتے ہیں یعنی شعر کے آخری حرف کا شعر جواب میں پیش کرنا۔ چناؤ کے ذریعے سے آپس میں دو گروہ بن گئے۔ ایک گروہ کے لیڈر برادرم صوفی محمد ابراہیم صاحب (حال ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر ٹی۔ آئی سکول) تھے۔ اور ایک گروہ کا لیڈر خاکسار اخوند غلام حسین صاحب جو بعد میں پروفیسر عبدالقادر صاحب کہلائے بڑے ذہین طالب علم تھے۔ مشاعرے سے چند دن پہلے انہوں نے مجھے بتایا کہ حضرت مسیح موعود کی نظم مندرجہ براہین احمدیہ حصہ پنجم جس کا پہلا شعر یہ ہے۔

اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار
اے مرے پیارے مرے محسن مرے پروردگار

جس کے کل 423 اشعار ہیں۔ انہوں نے حفظ کرلی ہے۔ میں نے کہا آپ کو آخر میں شعر پڑھنے کی اجازت دی جائے گی۔ ورنہ مشاعرہ جلد ختم ہو جائے گا۔

غرض دونوں گروہ بالمقابل شعر پڑھتے رہے۔ اور کوئی فریق پیچھے نہ رہا۔ رات کے بارہ بجے کا وقت ہوگیا۔ اس موقعہ پر اخوند صاحب موصوف کو اجازت دی گئی۔ اور انہوں نے ہر شعر کے جواب مین "رے" کا شعر طلب کرنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ دوسرے فریق کا سرمایہ ختم ہوگیا۔ اور مشاعرہ برخاست ہوا۔ بڑی دلچسپ یہ محفل تھی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بعض دفعہ ہوسٹل میں قیام فرماتے تھے۔ ایک دفعہ اسی طرح حضور تشریف لائے۔ اور احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن نے حضور کی تقریر ہوسٹل میں کرانی چاہی۔ وقت تھوڑا تھا۔ اشتہار چھاپے گئے۔ عشاء کی نماز کے بعد ہم نے مل کر شہر کے مختلف حصے اشتہار چسپاں کرنے کے لئے بانٹ لئے' لیئی کا ایک ہنڈا پکوایا گیا۔ رسی سے بندھے ہوئے مٹی کے برتنوں میں لیئی ڈال دی گئی۔ اور ہر طالب علم بائیسکل پر یا پیادہ لیئی کا برتن ایک ہاتھ میں اور اشتہاروں کا بنڈل دوسرے ہاتھ میں لے کر اپنے اپنے حلقے کے لئے روانہ ہوگیا۔ رات کے تین بجے تک اشتہار چسپاں ہو چکے تھے۔ اور صبح کو شاید ہی بجلی کا کوئی کھمبا ہو جس پر اشتہار چسپاں نہ کیا گیا ہو۔ دعوتی کارڈ بھی تقسیم کئے گئے۔ اور دوسرے دن حضرت صاحب کی تقریر ہوسٹل کے صحن میں نہایت کامیابی کے ساتھ انجام پذیر ہوئی۔

1920ء کی بات ہے کہ پونڈ کا نرخ گرا ہوا تھا۔ اس لئے بیت الفضل لندن کے لئے تقریباً ایک لاکھ روپیہ کے پونڈ حضور نے خریدنے چاہے۔ اس رقم کو بعض بڑی جماعتوں پر باچھ کر دیا گیا تھا۔ اور جہاں تک مجھے یاد ہے لاہور کی جماعت کے ذمہ اٹھارہ ہزار روپیہ آیا تھا جس کی وصولی کے لئے قادیان سے حافظ روشن علی صاحب ایک وفد لے کر لاہور آئے تھے۔ امیر صاحب نے جمعہ میں اس رقم کے لئے تحریک فرمائی۔ اور کوئی لمبی چوڑی اپیل نہیں کی۔ بلکہ یہ فرمایا کہ اس رقم کو پورا کر دینا جماعت کا فرض ہے اور بحیثیت امیر اس رقم کو پورا کر دینا میرا فرض ہے۔ اس زمانے میں جمعہ کی نماز دہلی دروازے سے باہر میاں چراغ دین صاحب مرحوم کے دو کمروں میں ادا کی جاتی تھی۔ کیونکہ بیت احمدیہ ابھی تعمیر نہیں ہوئی تھی۔

جمعہ کی نماز کے بعد دوستوں نے وعدے لکھانے شروع کئے۔ جو ایک ہفتے کے اندر ادا ہونے تھے۔ خاکسار نے بطور سیکرٹری احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن چند دوستوں سے مشورہ کرنا چاہا۔ کہ ہم کیا رقم پیش کردیں۔ میرا خیال پانچ سو روپیہ ایسوسی ایشن کی طرف سے وعدہ کرنے کا تھا۔ کہ اتنے میں امیر صاحب کی آواز آئی کہ کیا مشورہ کر رہے ہو۔ مسلم لیگ نے لاہور کے کالجوں کے مسلمان طلباء سے دو ہزار روپیہ چندہ مانگا ہے۔ میں احمدی طلباء سے دو ہزار روپیہ طلب کرتا ہوں۔ بس ہم خاموش ہو گئے۔ لیکن اس ارشاد کی تعمیل میں فوراً چندہ فراہم کرنے کے لئے روانہ ہو گئے۔ ہر طالب علم نے انتہائی ایثار کا نمونہ دکھایا۔ جو کچھ جس کے پاس تھا اس نے دے دیا۔ نتیجہ یہ تھا کہ دو ہزار سے اوپر رقم جمع ہو گئی۔ اور کل اٹھارہ ہزار روپیہ وصول ہو کر وفد کامیابی سے واپس ہوا۔

مارچ 1921ء کا واقعہ ہے۔ کہ غیر احمدی علماء نے قادیان میں ایک بہت بڑا جلسہ کرنا چاہا جس میں دور و نزدیک سے لوگ جمع ہونے تھے۔ جلسہ کرنے والوں کے بہت ہی بد ارادے ظاہر ہوتے تھے اور فسادات کا پورا اندیشہ تھا۔ حکومت کو توجہ دلائی گئی لیکن اس نے موقع کی نزاکت کو نہ سمجھا۔ ایک مجسٹریٹ اور چند سپاہی بھیج دیئے۔ ان حالات میں قادیان کی حفاظت کی ضرورت پیش آئی۔ جمعے کا دن تھا۔ نماز کے بعد امیر صاحب نے فرمایا کہ احمدیہ ہوسٹل کے تمام طلباء رات کو نو بجے کی گاڑی سے قادیان کے لئے روانہ ہو جائیں۔ مارچ کا مہینہ تھا یونیورسٹی کے امتحان عین قریب تھے۔ خاکسار نے بغرض اطمینان استصواب کیا۔ کہ آیا امتحان دینے والے طلباء بھی پابند ہیں۔ امیر صاحب نے برجستہ جواب دیا۔ کہ اس دفعہ ان کا امتحان قادیان میں ہی ہو جائے گا۔

مقصد یہ تھا کہ امتحان سے بدرجہا زیادہ ضرورت مرکز کی حفاظت کی ہے۔

رات کے نو بجے کی گاڑی پر ہم سب طلباء پہنچ گئے۔ اور امیر صاحب خود ہمارے ساتھ روانہ ہوئے۔ رات کے ساڑھے بارہ بجے گاڑی بٹالہ اسٹیشن پر پہنچی۔ ہم میں سے بعض طلباء نے ادھر ادھر جا کر یکوں کو تلاش کرنا چاہا۔ اتنے میں کسی نے بتایا۔ کہ امیر صاحب پیدل ایک فرلانگ آگے نکل گئے ہیں۔ اس پر سب طلباء پیدل چل پڑے۔ اور بڑی تیز قدمی سے امیر صاحب آگے اور باقی دوست ان کے پیچھے چلے جا رہے تھے۔ جو طلباء بھاری بھر کم تھے۔ انہیں چلنا مشکل تھا۔ بعض کو ہم نے کندھوں پر اٹھا کر چلنا شروع کیا۔ ہنسی خوشی یہ تیرہ میل کا کچا راستہ طے ہوا۔ اور صبح چار بجے کے قریب ہم قادیان پہنچ گئے۔ اور یکہ بھی تقریباً اسی وقت میں پہنچتا ہے۔

مارچ کا مہینہ رات کی ہلکی ہلکی سردی۔ نہایت تیز قدم سفر' ہم سب کو انتہائی بھوک لگی۔ بیت مبارک کے نیچے۔ یوسف خان صاحب کی دکان کھلوائی۔ ان کے پاس سے دو ڈیڑھ سیر چھوارے نکلے۔ وہ کھالئے اور قیمت ادا کر کے ہم نے لنگر کا رخ کیا۔ اس وقت وہاں کھانا کہاں ہو سکتا تھا۔ ایک پیپے کی تہہ میں کچھ دال تھی۔ اور روٹیوں کے کچھ ٹکڑے تھے۔ لنگر کا خادم کف گیر کی تلاش کرنے لگا۔ یہاں اتنی برداشت کسے تھی۔ روٹی کے ایک ٹکڑے کو کف گیر بنایا اور پیپے سے دال نکال کر باقی روٹی کے ٹکڑوں پر ڈال کر اللہ عزیز کر کے وہ ٹکڑے کھالئے۔

صبح کو ہماری ڈیوٹی بہشتی مقبرے کی حفاظت قرار پائی۔ اور ہم سب حضرت مسیح موعود کے مزار کے عین گرد پہرہ دینے لگے۔ چاروں طرف پہرے کی تین قطاریں تھیں Three Lines deep یہ پہرہ تھا۔ جو دن رات چوبیس گھنٹے جاری رہتا تھا۔ رات کو پاس ورڈ یعنی شعار بتا کر گزرنا ہوتا تھا۔

اب یہاں پر ایک لطیفہ ہے۔ ایک رات پاس ورڈ "صداقت" تھا۔ ایک زمیندار دوست جو گزرنے لگا۔ تو پہرے دار کے دریافت کرنے پر اس نے کہا۔ "سناقت" بجائے "صداقت" دوسرے نے کہا بھائی صاحب اب تو آپ یہیں بیٹھ جائیں۔ آپ کے افسر کو بلاتے ہیں۔ جس نے اب تک آپ کو صحیح لفظ نہیں سکھایا۔

ایک رات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی پہرے کے انتظام کا جائزہ لینے کے لئے بہشتی مقبرے میں تشریف لائے۔ پہرے دار نے حضور کو نہیں پہچانا اور روکنا چاہا۔ لیکن معلوم ہونے پر اس نے راستہ دے دیا۔ حضور پہرے کے انتظام سے بہت خوش ہوئے۔ اور چاروں طرف کا جائزہ لے کر با اطمینان واپس تشریف لے گئے۔

ایک دن امیر صاحب مجسٹریٹ کے ساتھ بہشتی مقبرے میں تشریف لائے۔ ہم سب طلباء دوپہر کا کھانا صفوں پر بیٹھے ہوئے کھا رہے تھے۔ امیر صاحب نے ہماری طرف اشارہ کر کے مجسٹریٹ کو بتایا کہ یہ ہمارے گریجوایٹ ہیں۔

فساد کا خطرہ ہر وقت رہتا تھا۔ اس لئے پہرہ ہر وقت چست رہتا تھا۔ تیسری رات کا ذکر ہے کہ رات کے تین بجے تھے۔ گیس کے لیمپ مقبرے میں روشن تھے۔ اطلاع ملی کہ فساد کا خطرہ پیش آ گیا ہے۔ ذوالفقار علی خان صاحب مرحوم (برادر اکبر محمد علی' شوکت علی صاحبان) بہشتی مقبرے کے انچارج تھے۔ انہوں نے ایک بلند جگہ پر چڑھ کر بڑی گرج دار آواز میں پوچھا۔ کہ کیا جانیں دینے کے لئے تیار ہو۔ سینکڑوں آدمی پہرے دار تھے۔ ہر ایک کا جواب تھا کہ بڑی خوشی سے دس منٹ تک ہم انتظار میں رہے۔ اتنے میں پیغام آیا کہ خیریت ہے۔

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمد طاہر مرزا صاحب

# انٹرنیٹ لائبریریوں سے استفادہ کی سہولت

سائنس و ٹیکنالوجی، انفارمیشن ٹیکنالوجی اور ملٹی و مکسڈ میڈیا ٹیکنالوجی کی جتنی ایجادات ہیں ان کا بنیادی مقصد عوام و خواص کو سروس مہیا کرنا ہے تا وہ حتیٰ الوسع اور حتی الامکان معلومات اور اطلاعات حاصل کر سکیں تاہم یہ صارف کی مرضی ہے کہ وہ کس قسم کی معلومات حاصل کرنا پسند کرتا ہے۔

انٹرنیٹ کے بارہ میں کہا جاتا ہے کہ اس نے دنیا کو گلوبل ولیج بنا دیا ہے۔ یعنی دنیا ایک قریہ اور گاؤں بن گیا ہے۔ یعنی اگر آپ کے PC میں انٹرنیٹ کا کنکشن ہے تو آپ چند لمحات میں ساری دنیا سے رابطہ کر سکتے ہیں انٹرنیٹ دراصل نام ہے انٹرنیشنل نیٹ ورکنگ کا جس میں ٹیلی کمیونیکیشن اور سیٹلائیٹ کمیونیکیشن کا خاصا اہم اور بنیادی کردار ہے۔

انٹرنیٹ کا نام تو زبان زدعام ہے تاہم یہ کہ اس سے کیا فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے اور اسے کن کن مقاصد کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس کے بارہ میں عوام میں زیادہ معلومات نہیں ہیں اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ چونکہ انٹرنیٹ کے حصول کے لئے ہزاروں روپے کا خرچ برداشت کرنا پڑتا ہے لہٰذا عوام چاہتے ہوئے بھی استفادہ نہیں کر سکتے۔ سوائے اس کے کہ ادائیگی کر کے کسی لائبریری یا انٹرنیٹ شاپ سے استفادہ کیا جائے بہر حال اگر آپ کو انٹرنیٹ کی افادیت معلوم ہو جائے تو آپ اس رقم کو بالکل حقیر جانیں گے۔

## انٹرنیٹ ہمیں کیا دیتا ہے

انٹرنیٹ سے ہم صیغہ عام، ڈکشنریاں، انسائیکلو پیڈیا، صحافت، میوزیم، نفسیات، فلاسفی، مشرقی و مغربی اور جدید و قدیم فلاسفی، مذہب (اسلام، عیسائیت، یہودیت، ہندومت، جین مت، بدھ مت، کنفیوشن ازم، سکھ ازم، بہائیت، دہریت، کمیونزم) وغیرہ سے متعلق ہر قسم کی معلومات یعنی مذہب کیا ہے تاریخ، عقائد، رسوم و رواج، شخصیات، تنظیمیں مختلف مکتبہ ہائے فکر، کتب، رسائل وغیرہ سے متعلق معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

تعلیم، تحقیق، تعلیمی ادارے، تعلیمی تنظیموں کے بارہ میں انفارمیشن، ثقافت، دنیا کی 30 سے زائد زبانیں ان کی تاریخ، آغاز موجودہ صورت حال، نیز براہ راست زبان سیکھنے کے مواقع۔

سائنس فزکس کیمسٹری، بائیولوجی، فلکیات، سائنس و ٹیکنالوجی طب، آرٹس، موسیقی، فنون لطیفہ، ادب، تاریخ جغرافیہ سیرت و سوانح غرضیکہ دنیا کے کسی علم کے بارہ میں قدیم و جدید معلومات، ریسرچ اور موجودہ صورت حال پر چند لمحات میں آپ رسائی کر سکتے ہیں۔

انٹرنیٹ کی افادیت کے ہزاروں پہلو ہیں جن پر اظہار خیال کیا جا سکتا ہے تاہم سردست لائبریری، انفارمیشن سورسز، ریفرنس سورسز اور آن لائن لائبریریوں کا عمومی جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

## لائبریریاں انٹرنیٹ پر

اس وقت ہزاروں لائبریریاں انٹرنیٹ پر آن لائن دستیاب ہیں جن میں زیادہ تر امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، ڈنمارک، انگلستان، ملائیشیا، انڈیا، آسٹریا، یونان، نیوزی لینڈ اور چند دوسرے ممالک شامل ہیں ان ممالک کی نیشنل، پبلک، اکیڈیمک اور بعض ممالک کی سپیشل لائبریریاں انٹرنیٹ پر موجود ہیں۔ اس لحاظ سے بے تحاشا مواد، کتب، رسائل، ملٹی میڈیا مائیکرو میڈیا کے کیٹیلاگ دستیاب ہیں۔

اسی طرح لائبریری ایسوسی ایشن کے بارہ میں سینکڑوں معلومات دستیاب ہیں اور محض Click کر کے آپ رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔

چند لائبریریاں Internet Library کے نام سے آن لائن یعنی براہ راست بھی ہیں جہاں 4 ملین کے قریب مواد کو کیٹیلاگ کے ذریعہ آپ Browse کر سکتے ہیں۔

بات یہ ہو رہی تھی کہ انٹرنیٹ پر جو ہزاروں لائبریریاں ہیں ان کو کیسے استعمال کریں۔

## لائبریری آف کانگرس

اگر آپ اس لائبریری کے بارہ میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں اس کی عمومی صورت حال، اس کی سروسز اس کے

'Sources 'Departments 'Publications 'Various 'Literature Collection Catalogue

وغیرہ غرضیکہ 12 کروڑ سے زائد مواد پر مشتمل دنیا کی عظیم ترین لائبریری کے بارہ میں آپ انٹرنیٹ کی وساطت سے ہر قسم کی معلومات اخذ کر سکتے ہیں۔

اگر آپ نے لائبریری سے کوئی کتاب ڈھونڈنی ہے تو یہ بہت آسان ہے کتاب ڈھونڈنے کے لئے آپ کے لئے درج ذیل آپشنز دستیاب ہیں۔

1۔ مصنف، مرتب کے نام پر ڈھونڈ سکتے ہیں۔
2۔ ٹائیٹل
3۔ اگر ایک کتاب کے ایک سے زائد موضوع بنتے ہیں تو آپ سب موضوعات پر بھی ڈھونڈ سکتے ہیں۔
4۔ پبلشرز، ناشر کے لحاظ سے۔
5۔ مقام طباعت اگر کسی کتاب کا یاد ہو تو اس حوالہ سے بھی تلاش ممکن ہے۔
6۔ سیریز کے لحاظ سے
7۔ کلاسیفیکیشن نمبر کے لحاظ سے خواہ L C کی درجہ بندی سکیم ہو خواہ DPC کی درجہ بندی سکیم
8۔ کیٹیلاگ کوڈ کے اعتبار سے
9۔ اندراج نمبر کے لحاظ سے
10۔ I S B N نمبر کے لحاظ سے یہ اگر کوئی چیز بھی نہیں آتی تو کوئی Keyword لکھ دیں آپ کو Search فراہم کر دی جائے گی یوں آپ کتب تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔ اور آپ کتاب کی ببلوگرافک تفصیلات اس کے مضمون اور مواد کے خلاصہ کا مطالعہ کر سکتے ہیں اگر آپ کو کتاب کا کوئی باب یا پوری کتاب چاہئے تو E-Mail کے ذریعہ آپ درخواست کریں اور مرسلہ پتہ پر آپ کو کتاب پہنچ جائے گی (فوٹو کاپی) جس کے معمولی سے واجبات بھی ہیں۔

## مثال

اوپر ذکر کیا گیا ہے کہ اس لائبریری کے بیسیوں شعبہ جات ہیں سب سے پہلے تو آپ سلیکٹ کریں۔ کہ آپ نے کس سیکشن میں جانا ہے اس لائبریری میں یہ بھی سہولت ہے کہ 1500ء سے پہلے کی کتب 1500ء سے۔ 1800ء تک کا سیکشن 1900ء کا سیکشن وغیرہ پر بھی سرچ کر سکتے ہیں۔ فرض کریں آپ عمومی طور پر تلاش کرنا چاہتے ہیں مثلاً خاکسار نے

باقی صفحہ 7 پر

بقیہ صفحہ 4

اس کے بعد جب غیر احمدیوں کا جلسہ ختم ہو گیا۔ تو پہرہ مقبرے سے ہٹا لیا گیا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بیت مبارک سے ملحق مرزا گل محمد صاحب کی حویلی کے صحن میں جو بڑا وسیع تھا۔ ایک نہایت رقت انگیز تقریر فرمائی۔

اس کے بعد ہم قادیان سے واپس ہوئے۔ خاکسار اور شیخ بشیر احمد صاحب یکے میں سوار تھے اور ہمارے پیچھے امیر صاحب کا یکہ چلا آ رہا تھا۔ بٹالہ سے چار میل ادھر دوانی وال کا تکیہ تھا۔ میرا یکہ ایک ٹھوکر پر چڑھ گیا۔ اور الٹ گیا اور تمام یکہ میرے جسم پر آ پڑا۔ میرے کندھے کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ محترم بشیر احمد صاحب کہتے ہیں کہ میں یہ کہتا ہوا بے ہوش ہو گیا:۔

Look to my arm Look to my arm

پانی لایا گیا۔ اور میرے منہ پر چھڑکا گیا۔ ذرا ہوش آنے پر میری پگڑی سے میرا بازو باندھ دیا گیا۔ میں ایک کربناک حالت میں تھا۔ اور میرا سنبھالنا مشکل ہو رہا تھا۔ پہلے صلاح ٹھہری کہ بٹالہ کے ہسپتال میں داخل کیا جائے پھر یہ تجویز ہوئی کہ نہیں لاہور ہی لے جایا جائے۔ ایک احمدی طبیب میرے یکے میں تھے۔ ان کی رائے تھی کہ لاہور لے جانا بہتر ہو گا۔

امیر صاحب نے مجھے اپنے یکے میں ڈال لیا۔ اور وہ چار میل کا راستہ بڑے درد و کرب سے طے ہوا۔ اور ہم اسٹیشن کے ویٹنگ روم میں گاڑی کا انتظار کر رہے تھے۔ مرزا غلام حیدر صاحب اس اثناء میں ویٹنگ روم میں پہنچے کئی راتوں کی بیداری، سفر کی کوفت، مجھے اس درد و کرب کی حالت میں دیکھ کر خود بے ہوش ہو گئے۔ اب انہیں بھی سنبھالنا پڑا۔ تھوڑی دیر کے بعد ان کی طبیعت بحال ہو گئی۔

امیر صاحب نے اپنے پاس سے میرے لئے سیکنڈ کلاس کا ٹکٹ لے لیا۔ اور اس سفر میں وہی میرے تیمار دار تھے۔ مجھے بے حد تکلیف اور درد تھا۔ امیر صاحب مجھے دلاسا دیتے رہے۔ کبھی کہتے کہ تم نے فلاں نظم بڑی اچھی لکھی تھی، سناؤ۔ کبھی کہتے تمہارا نکاح بڑی اچھی جگہ ہوا ہے۔ غرض اسی طرح وہ تسلی اور تشفی دیتے رہے۔ یہاں تک کہ ہم لاہور پہنچ گئے۔ غالباً جماعت کو تار کے ذریعے اطلاع دے دی گئی تھی۔ اس لئے سٹریچر موجود تھا۔ اور بہت سے دوست اسٹیشن پر آئے ہوئے تھے۔ سٹریچر پر ڈال کر مجھے لے جایا گیا۔ اور ایک فٹن میں بیٹھ کر ہم میو ہسپتال رات کے دس بجے کے قریب پہنچ گئے۔ مجھے کلوروفارم سنگھایا گیا۔ اور مرہم پٹی میری بے ہوشی کی حالت میں کی گئی۔ رات کے بارہ بجے کے قریب مجھے ہوش آیا۔ اور ایک گونہ سکون حاصل ہوا۔ میں اٹھارہ دن ہسپتال میں رہا۔ دوست روزانہ میرے پاس آتے تھے۔ اور کبھی ان کی محبت کی وجہ سے ڈاکٹر سے اجازت لے کر میں ایک آدھ گھنٹے کے لئے بندھے ہوئے بازو کے ساتھ ہوسٹل ہو آتا تھا۔ ہوسٹل سے ڈسچارج ہونے کے بعد بھی علاج جاری رہا۔ ہڈی کے جوڑ کی وجہ سے میرا بایاں بازو نصف انچ کے قریب چھوٹا ہو گیا ہے۔ درزی کو دونوں بازوؤں کا الگ الگ ناپ دیتا ہوں۔ جب سردی کا موسم آتا ہے۔ تو ہڈی ٹوٹنے کی جگہ پر ہلکا ہلکا درد ہوتا ہے۔ لیکن کتنا میٹھا ہے یہ درد۔ جو مندرجہ بالا واقعات کو ایک ایک کر کے فلم کی طرح میری آنکھوں کے سامنے لاتا ہے اور امیر صاحب کی مہربانی اور ہمدردی کو یاد دلاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم تھا۔ کہ ہم سب امتحانوں میں پاس ہو گئے۔ گو خاکسار کو اگلے سال امتحان دینا پڑا۔ جہاں تک یاد ہے اس سفر میں مندرجہ ذیل دوست شامل تھے۔

مخدومی چوہدری محمد ظفراللہ خاں صاحب، برادرم ملک غلام فرید صاحب، برادرم مرزا عبدالحق صاحب، برادرم صوفی محمد ابراہیم صاحب، برادرم ڈاکٹر احمد دین صاحب، برادرم ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب مرحوم، برادرم چوہدری علی اکبر صاحب، برادرم چوہدری فضل احمد صاحب، برادرم شیخ یوسف علی صاحب مرحوم، برادرم شیخ بشیر احمد صاحب، برادرم میاں عطاء اللہ صاحب، برادرم کرنل عطاء اللہ صاحب، برادرم عطاء اللہ صاحب شیخوپوری مرحوم، برادرم مرزا غلام حیدر صاحب مرحوم۔

باقی دوستوں کے نام اس وقت میرے ذہن میں محفوظ نہیں ہیں۔ ہر ایک دوست پر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل فرمائے۔ انہیں دینی اور دنیوی ترقی عطا فرمائی۔ جس کی تفصیل بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ وہ ظاہر و باہر ہے۔ اللہ تعالیٰ ذرہ نواز ہے۔ اور ہم سب اسی کے در کے سوالی ہیں۔

یاد ایامیکہ باہم آشنا بودیم
ہم خیال و ہم صفیر و ہم نوا بودیم

(الفضل 68-1-6)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کھیل کھلاڑی

غلام مصطفیٰ صاحب تبسم

# آسٹریلیا اور پاکستان۔ کرکٹ سیریز

## (1956-57ء۔ 1994-95ء)

آسٹریلیا اور پاکستان کے مابین پہلا ٹیسٹ شروع ہو چکا ہے۔ شائقین کرکٹ دونوں ٹیموں کے کھلاڑیوں سے خوب محظوظ ہو رہے ہوں گے۔

پاکستان اور آسٹریلیا کے مابین سیریز ہمیشہ دلچسپ اور سنسنی خیز رہی ہے۔ ہم شائقین کرکٹ کی مزید دلچسپی کے لئے پاکستان اور آسٹریلیا کے درمیان گزشتہ چالیس سال کے دوران ہونے والی سیریز 1956-57 کے پہلے ٹیسٹ سے لے کر 1994-95 کی سیریز پر مکمل رپورٹ پیش کر رہے ہیں۔

دونوں ممالک نے اب تک چالیس میچ کھیلے ہیں۔ ان میں سے چوبیس مرتبہ نتیجہ سامنے آیا ہے۔ جو کہ دونوں ممالک کے قائدین کے جرأت مندانہ فیصلوں کی نشاندہی کرتا ہے۔

دونوں ممالک پہلی بار 1956-57ء میں عبدالحفیظ کاردار اور ایان جانسن کی زیر قیادت یکجا ہوئے تھے۔ اس واحد ٹیسٹ میں پاکستان کو کامیابی حاصل ہوئی تھی۔ دونوں ٹیموں کے مابین موجودہ سیریز سولہویں سیریز ہے۔ قبل ازیں پاکستان کو پانچ بار اور آسٹریلیا کو چھ بار سیریز میں کامیابی ملی ہے۔

پاکستان اور آسٹریلیا کے اگر ٹیسٹ ریکارڈ پر غور کریں تو یہ دلچسپ بات سامنے آتی ہے کہ دونوں ٹیمیں اپنی اپنی سرزمین پر دوسری ٹیم پر ہمیشہ حاوی رہی ہیں۔ یعنی پاکستان میں اب تک دونوں ممالک کی ٹیموں کے مابین سات ٹیسٹ سیریز میں سترہ میچز کھیلے گئے ہیں۔ پاکستان نے پانچ مرتبہ سیریز جیتی' ایک مرتبہ ہاری اور ایک سیریز برابر ہو گئی۔ جبکہ پاکستان نے سات میچز جیتے دو ہارے اور آٹھ برابر کھیلے۔ آسٹریلیا نے پاکستان کے خلاف جو واحد سیریز جیتی وہ 1959-60ء میں جیتی۔

آسٹریلین ٹیم 39 برس سے پاکستان کو پاکستان میں شکست دینے کی آرزو مند ہے۔ لیکن اس کی یہ خواہش پاکستانی کھلاڑی پوری نہیں ہونے دے رہے۔ آسٹریلیا کی کرکٹ ٹیم کا موجودہ دورہ آٹھواں ہے۔

پاکستان کی کرکٹ ٹیم نے آسٹریلین سرزمین پر 8 سیریز میں 23 میچز کھیلے لیکن پاکستانی ٹیم آسٹریلیا میں ابھی تک کوئی سیریز نہیں جیت سکی۔ البتہ دو سیریز برابر کرنے میں کامیاب رہی ہے۔

گزشتہ کھیلے گئے 40 میچز میں پاکستان نے اپنا سب سے بڑا مجموعہ 1983-84ء کے ایڈیلیڈ ٹیسٹ میں 624 رنز بنا کر ریکارڈ کروایا۔ آسٹریلیا نے 1979-80ء کے فیصل آباد ٹیسٹ میں 617 رنز بنا کر اپنا بہترین مجموعی سکور تخلیق کیا۔

**سنچریاں** پاکستان اور آسٹریلیا کے مابین ٹیسٹ مقابلوں میں اب تک 78 سنچریاں بنائی جا چکی ہیں۔ ان میں سے 36 پاکستان نے اور 42۔ آسٹریلیا کے کھلاڑیوں نے بنائی ہیں۔ آسٹریلیا کی جانب سے ایلن بارڈر اور گریک چیپل اور پاکستان کی جانب سے جاوید میاں داد (موجودہ ٹیم کے کوچ) 6' 6 سنچریوں کے ساتھ سرفہرست ہیں۔ آسٹریلیا کی جانب سے پاکستان کے خلاف بہترین انفرادی سکور گراہم یلپ نے 1983-84 کی ٹیسٹ سیریز میں جبکہ پاکستان کی جانب سے بہترین سکور 237 سلیم ملک نے 1994-95ء کی سیریز میں راولپنڈی ٹیسٹ میں بنایا تھا۔ گراہم یلپ نے 1983-84ء کی سیریز میں 92.33 کی بہترین اوسط سے 554 اور سلیم ملک نے 1994-95ء کی سیریز میں 92.83 کی اوسط سے 557 رنز بنائے۔ یہ دونوں ممالک کی جانب سے ایک سیریز میں بہترین انفرادی مجموعی ریکارڈ ہیں۔

**باؤلنگ** باؤلنگ کے شعبہ میں پاکستان کی جانب سے 1978-79ء کے ملبورن ٹیسٹ میں سرفراز نواز نے 56 رنز کے عوض 9 وکٹیں ایک انگ میں حاصل کیں۔ یہ اعلیٰ درجے کی کارکردگی پاکستان کی جانب سے ایک انگ میں بہترین باؤلنگ کا ریکارڈ ہے جبکہ میچ میں بہترین باؤلنگ فضل محمود کے نام منسوب ہے۔ جنہوں نے 1956-57ء کے کراچی ٹیسٹ میں 114 رنز کے عوض 13 وکٹیں حاصل کیں۔

باؤلنگ کے شعبہ میں آسٹریلیا کی جانب سے بہترین پرفارمنس 1982-83ء ایڈیلیڈ ٹیسٹ میں ایشلے میلٹ نے 59 رنز کے عوض 8 وکٹیں حاصل کر کے پیش کی۔ 1995-96ء کے برسبین ٹیسٹ میں شین وارن نے صرف 77 رنز دے کر 11 کھلاڑی آؤٹ کیے۔ یہ ایک میچ کی بہترین باؤلنگ کارکردگی ہے۔ 1983-84ء کی سیریز میں جیوف لاسن نے 24.16 کی اوسط سے 24 وکٹیں حاصل کیں یہ ایک سیریز میں کسی آسٹریلوی باؤلر کی بہترین کارکردگی ہے۔ پاکستان کی جانب سے اسی نوعیت کا کارنامہ عبدالقادر نے 1982-83ء کی سیریز میں 25.54 رنز کی اوسط سے 22 وکٹیں حاصل کر کے سرانجام دیا۔ یاد رہے کہ عبدالقادر نے صرف 3 میچز میں یہ مثال قائم کی یوں پاکستان نے آسٹریلیا کے خلاف 40 میچز کھیلے۔ 11 جیتے۔ 14 ہارے' 15 برابر کئے پاکستان کی کامیابی کا تناسب 53.75 فیصد رہا۔ اب ایک نظر پاکستان اور آسٹریلیا کے درمیان کھیلی گئی گزشتہ ٹیسٹ سیریز پر۔

## پہلا ٹیسٹ میچ

آسٹریلیا نے اگرچہ 1876ء میں اور پاکستان نے 1956ء میں ٹیسٹ کرکٹ کھیلنے کا آغاز کیا لیکن دونوں ممالک کے مابین پہلا ٹیسٹ میچ 11۔ سے 17۔ اکتوبر 1956ء کو کھیلا گیا پاکستان نے عبدالحفیظ کاردار کی قیادت میں فضل محمود کی 113 رنز کے عوض 13 وکٹیں لینے کی اعلیٰ کارکردگی کی بنیاد پر 9 وکٹوں سے جیتا۔ اس اوّلین میچ کی اوّلین انگ میں پاکستان کے دو باؤلروں نے باؤلنگ کی فضل محمود اور خان محمد نے پوری آسٹریلوی ٹیم کو پہلی انگ میں صرف 80 رنز پر آؤٹ کر دیا۔ پاکستان نے کھیل کے اختتام تک 15 رنز دو وکٹوں کے نقصان پر بنائے اس طرح اس ٹیسٹ کے پہلے روز صرف 95 سکور بنے اور 12 کھلاڑی آؤٹ ہوئے۔ یہ اب تک کسی بھی ٹیسٹ میں ایک دن میں سب سے کم سکور کا ریکارڈ ہے۔

اکتوبر 1959ء میں آسٹریلین ٹیم نے اپنے دوسرے دورے میں رچی بینو کی قیادت میں 3 ٹیسٹ کھیلے۔ آسٹریلیا نے ڈھاکہ (اب بنگلہ دیش) میں کھیلے گئے ٹیسٹ میچ میں پاکستان کو 8 وکٹوں سے شکست دی۔ پاکستان نے ٹاس ہارنے کے بعد پہلی انگ میں حنیف محمد کے 66 اور نئے ٹیسٹ کھلاڑی ڈنکن شارپ کے 56 رنز کی بدولت 200 مجموعی رنز بنائے۔ آسٹریلیا کی ٹیم نے بھی پہلی انگ میں باروے کے 96۔ اور والی گراؤنڈ کے 66 رنز کی بدولت 225 رنز بنائے۔ فضل محمود نے 71 سکور دے کر 5 وکٹیں حاصل کیں۔ دوسری انگ میں پاکستان کا کوئی بھی کھلاڑی کن میکے اور بناؤ کی سپن گیندوں کو اعتماد کے ساتھ نہ کھیل سکا۔ اور پوری ٹیم 134 رنز پر ڈھیر ہو گئی۔ بیناؤ نے 4۔ اور میکے نے 42 سکور دے کر 6 وکٹیں لیں۔ آسٹریلین ٹیم نے 2 وکٹوں کے نقصان پر مطلوبہ سکور بنا کر پاکستان کے خلاف پہلا ٹیسٹ جیت لیا۔

اگرچہ لاہور میں کھیلا گیا میچ بھی پاکستان ہار گیا لیکن یہ میچ بے حد دلچسپ رہا۔ آسٹریلین ٹیم نے پہلی انگ میں پاکستان کے 142 رنز کے مقابلے میں اونیل کی شاندار سنچری کی مدد سے 291 رنز بنائے۔ دوسری انگ میں پاکستانی ٹیم نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے 366 رنز بنائے سعید احمد نے 166 سکور جبکہ شجاع الدین نے 318 منٹ بیٹنگ کرتے ہوئے 45 سکور بنائے آسٹریلیا کی ٹیم نے 25۔ اوورز میں 122 سکور بنا کر پاکستان کے خلاف یہ ٹیسٹ اور اولین سیریز (پاکستان میں اب تک کھیلی جانے والی آخری سیریز) جیت لی۔

4۔ سے 9۔ دسمبر 1959ء کو کراچی میں کھیلا جانے والا تیسرا ٹیسٹ بغیر کسی ہار جیت کے ختم ہو گیا۔ حنیف محمد نے دوسری انگ میں 101 رنز بنائے۔ اور آؤٹ نہیں ہوئے۔ سعید احمد نے پہلی انگ میں 91 سکور بنائے۔ فضل محمود نے 74 رنز دے کر 5 وکٹ لئے۔ انتخاب عالم نے اپنے اس پہلے ٹیسٹ کی پہلی ہی گیند پر وکٹ لینے کا اعزاز حاصل کیا۔ یہ سیریز آسٹریلیا نے دو صفر سے جیت لی۔ اکتوبر 1964ء میں آسٹریلین ٹیم نے پاکستان کا تیسرا دورہ کیا۔ اور کراچی میں دورے کا واحد ٹیسٹ کھیلا۔ جو برابر رہا۔ کپتان کی حیثیت سے یہ حنیف محمد کا پہلا ٹیسٹ تھا۔ پاکستان کی طرف سے خالد عباداللہ نے اپنے پہلے ہی ٹیسٹ میں سنچری' 166 رنز بنانے کا اعزاز حاصل کیا۔ اور نئے ٹیسٹ کھلاڑی عبدالقادر 95 کے ساتھ مل کر پہلی وکٹ کی رفاقت میں 249 رنز بنا کر نیا پاکستانی ریکارڈ قائم کیا۔

پاکستان نے آسٹریلیا کا دورہ دسمبر 1964ء میں کیا۔ دورے کا واحد ٹیسٹ میچ ملبورن میں ہار جیت کے فیصلے کے بغیر ہی اختتام پذیر ہو گیا۔

پاکستان نے آسٹریلیا کا دوسرا دورہ دسمبر 1972ء میں کیا۔ آخری دو ٹیسٹ میچوں میں فتح کے بالکل قریب پہنچ کر بھی پاکستان اس سنہری موقع سے فائدہ نہ اٹھا سکا۔ آسٹریلیا نے پہلے ٹیسٹ میں مکمل کامیابی کے ڈرامائی طور پر باقی دو ٹیسٹ جیت کر سیریز تین صفر سے جیت لی۔ پاکستان نے بلحاظ مجموعی 25 ویں ٹیسٹ سیریز کھیلنے کے لئے آسٹریلیا کا تیسرا دورہ دسمبر 1976ء میں کیا۔ اس دورے میں پاکستان نے پہلی مرتبہ آسٹریلیا کو اس کے اپنے ملک میں ایک ٹیسٹ میں شکست دی۔ عمران خان ورلڈ کلاس فاسٹ باؤلر کی حیثیت سے سامنے آئے۔ اس تین میچوں کی سیریز میں ایک میچ آسٹریلیا نے جیتا اور ایک میچ کا فیصلہ نہ ہو سکا۔

## آٹھویں سیریز

فروری 1980ء میں آسٹریلیا کی ٹیم ایک طویل وقفے کے بعد پاکستان میں ٹیسٹ سیریز (جو کہ دونوں کے مابین آٹھویں سیریز تھی) کھیلنے کے لئے پاکستان آئی۔ جاوید میاں داد کی قیادت میں پاکستانی ٹیم نے گریک چیپل کی قیادت میں کھیلنے والی آسٹریلیا کی ٹیم کو ایک صفر سے شکست دے دی۔ دوسرا ٹیسٹ 6۔ تا 11۔ مارچ 1980ء کو فیصل آباد کی مُردہ اور بے جان وکٹ پر بلے بازوں کا ٹیسٹ ثابت ہوا۔ گریک چیپل نے پاکستان کے خلاف آسٹریلیا کی طرف سے سب سے زیادہ انفرادی سکور بنانے کا ریکارڈ قائم کیا۔ پاکستان نے اپنی 35 ویں ٹیسٹ سیریز اور آسٹریلیا کے خلاف نویں ٹیسٹ سیریز کھیلنے کے لئے آسٹریلیا کا پانچواں دورہ نومبر 1981ء میں کیا۔ یہ سیریز آسٹریلیا نے 2-1 سے جیتی۔ آسٹریلیا نے ستمبر 1982ء میں پاکستان کا پانچواں دورہ کیا اس دورے میں پاکستانی ٹیم نے عمران خان کی قیادت میں کلین سویپ کرتے ہوئے آسٹریلیا کو تینوں ٹیسٹ میچوں میں شکست سے دو چار کر دیا۔

نومبر 1983ء میں پاکستان نے آسٹریلیا کے چھٹے دورے کے دوران ظہیر عباس اور عمران خان کی قیادت میں پرتھ' برسبین' ایڈیلیڈ' ملبورن اور سڈنی میں کل پانچ ٹیسٹ کھیلے۔ پرتھ ٹیسٹ آسٹریلیا نے ایک انگ اور 9 رنز اور سڈنی ٹیسٹ 10 وکٹوں سے جیتا۔ جب کہ 3 ٹیسٹ ڈرا ہو گئے۔ آسٹریلیا کی ٹیم چھٹی مرتبہ ستمبر 1988ء میں پاکستان کے دورہ پر آئی۔ جب دونوں ٹیمیں نیشنل سٹیڈیم کراچی میں اتریں اور پاکستان نے یہ ٹیسٹ بہت آسانی سے ایک انگ اور 188 رنز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے جیت لیا۔ آسٹریلیا کو فالو آن کر کے حاصل کردہ یہ فتح پاکستان کی سب سے زیادہ مارجن سے فتح تھی جنوری 1990ء میں پاکستانی ٹیم نے آسٹریلیا کا ساتواں دورہ کیا۔ 12۔ تا 16۔ جنوری 1990ء کو کھیلے گئے ملبورن ٹیسٹ میں آسٹریلیا نے اپنے ایمپائرز کی مدد سے 92 رنز سے فتح حاصل کی۔ عمران خان اور ایلن بارڈر کی قیادت میں کھیلا گیا۔ ایڈیلیڈ ٹیسٹ اور سڈنی ٹیسٹ ہار جیت کے فیصلے کے بغیر ہی اختتام پذیر ہو گئے۔ آخری ٹیسٹ کے دوران دو دن اور سوا گھنٹہ بارش کی نذر ہو گئے۔ یوں آسٹریلیا نے یہ سیریز ایک صفر سے جیتی۔

آسٹریلیا کی ٹیم نے سیزن 95-1994ء میں پاکستان کا ساتواں دورہ کیا۔ اس دورے میں پاکستانی کرکٹ ٹیم کی قیادت سلیم ملک نے کی۔ اس دورے کے دوران آسٹریلیا کی ٹیم نے پاکستانی کرکٹ ٹیم کے ساتھ تین ٹیسٹ میچ کھیلے۔ ایک میچ پاکستان نے جیتا۔ جبکہ دو میچوں کا کوئی نتیجہ سامنے نہیں آیا۔ یعنی دو میچ ڈرا ہو گئے۔ یوں پاکستان نے یہ سیریز ایک صفر سے جیت لی۔

نومبر 1995ء میں پاکستانی ٹیم نے وسیم اکرم کی قیادت میں آسٹریلیا کا دورہ کیا۔ اس دورے کے دوران پاکستانی ٹیم مسلسل مشکلات کا شکار رہی۔ دورے کے ابتدائی ٹور میچز میں شکست سے بمشکل نجات حاصل کرنے والی ٹیم دونوں ٹیسٹ میچوں میں ناکام رہی اور یہ سیریز دو ایک سے ہار گئی۔ آسٹریلیا اور پاکستان کے درمیان کھیلے گئے گذشتہ چالیس میچوں کا جائزہ لینے کے بعد یہی اندازہ ہوتا ہے کہ میزبان ٹیم مہمان ٹیم کو اپنے ملک میں عام طور پر شکست دے دیتی ہے اب دیکھتے ہیں کہ دونوں ملکوں کے مابین کھیلی جانے والی سولہویں ٹیسٹ سیریز میں پاکستانی ٹیم اپنی روایت کو برقرار رکھتی ہے یا نہیں۔

پاکستانی ٹیم بھارت کو صحارا کپ میں پانچ ون ڈے میچوں کی سیریز میں شکست دے کر اپنی صفیں درست کر چکی ہے اور توقع کی جاسکتی ہے کہ عامر سہیل کی قیادت اور جاوید میانداد کی راہنمائی (کوچنگ) میں پاکستانی ٹیم آسٹریلین ٹیم کا زیادہ یکجہتی اور حب الوطنی کے جذبے سے سرشار ہو کر مقابلہ کرے گی۔ اور کامیابی حاصل کرے گی۔

پاکستان کے آٹھویں دورے پر آنے والی آسٹریلین ٹیم کے کم و بیش وہی ارکان پاکستان آئے ہیں۔ جنہوں نے بھارت کا دورہ کیا تھا مگر اس میں شین وارن شامل نہیں ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

**بقیہ صفحہ 5**

احمدیت پر Search کی۔ مصنف' ٹائیٹل' موضوع اور درجہ بندی کے اعتبار سے۔

یاد رہے DDC 20 میں احمدیت کا نمبر 297.86 اور پرانے ایڈیشن میں 297.87 ہے خاکسار نے 297.86 پر Search کی اور 25 سے زائد کتب کی فہرست سامنے آگئی۔ جن میں سے چند حضرت مسیح موعود کی کتب کے تراجم۔ ایک دو حضرت مصلح موعود کی کتب کے تراجم ایک دو کتب حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ خان صاحب کی تھیں اور بقیہ کتب Orientalists کی احمدیت کے بارہ میں ہیں۔ بعض کتب کا تفصیلی مطالعہ کیا اور Contents اور خلاصہ جات پڑھے۔ دوسرے طور پر آپ Ahmadiyya یا Ahmadiyyat لکھ کر Subjectwise Search کر سکتے ہیں۔

اسی طرح مصنف' ٹائیٹل دوسرے Channels سے آپ تلاش کر سکتے ہیں۔ البتہ اگر آپ کو کتب چاہئیں تو درخواست کر کے فوٹو کاپی منگوائی جاسکتی ہے بعض کتب آپ براہ راست ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں یعنی ان کا پرنٹ آؤٹ لے سکتے ہیں۔

اسی طرح آپ ہزاروں لائبریریوں کے کیٹلاگ کی فہرست Browse کر سکتے ہیں اور چند منٹوں میں آپ بہت کچھ تلاش کر سکتے ہیں۔ اسی طرح بہت سے ممالک اور بہت سی لائبریریوں کے کیٹلاگ آپ Browse online کر سکتے ہیں جن کی بدولت آپ کروڑوں کتب تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں آج کل تعلیمی اداروں' لائبریریوں اور انفارمیشن سنٹرز میں انٹرنیٹ بہت ناگزیر ہو گیا ہے۔ ریسرچ' ایجوکیشن' ریفرنس سورسز اور نئی انفارمیشن سے ہم آہنگ ہونے کے لئے انٹرنیٹ بہت ضروری ہے وہ ادارے جو انٹرنیٹ استعمال کر رہے ہیں ان کے سروے کے مطابق ایجوکیشن اور ریسرچ میں خاطر خواہ نتائج برآمد ہوئے ہیں۔

لہٰذا اکیڈیمک' تعلیمی ادارے اور لائبریریوں کا اول حق ہے کہ یہ سہولت موجود ہو۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

**بقیہ صفحہ 3**

کہ اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کرے گا...... یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجا لا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے اور میں سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب کے سب مجھے چھوڑ دو۔ اور خدمت اور امداد سے پہلو تہی کرو تو وہ ایک قوم پیدا کر دے گا کہ اس کی خدمت بجا لائے گی۔ تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔ پس ایسا نہ ہو کہ تم دل میں تکبر کرو۔ اور یا یہ خیال کرو کہ ہم خدمت مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں۔ میں بار بار تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا ذرا محتاج نہیں ہاں تم پر یہ اس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقع دیتا ہے۔

(تبلیغ رسالت جلد 10 ص 54)

**بقیہ صفحہ 1**

چھٹی کرو۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے قرآنی تعلیم کے پیش نظر آیات کو نہ بیچنے کا ایک یہ بھی مفہوم سمجھا ہے کہ قرآن کی تعلیم جہاں تک ممکن ہے بغیر معاوضے کے ہو' اس شوق میں ہو کہ قرآن پڑھایا جا رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں ایسے بہت سے درس قائم ہو چکے ہیں' عورتیں بھی اور مرد بھی قطعاً معاوضہ نہیں لیتے اور اسی روح کو بہت زیادہ ترقی دینے کی ضرورت ہے اور مزید رائج کرنے کی ضرورت ہے۔ مگر وہ اساتذہ جو استاد کے طور پر نوکر ہوں اگر قرآن پڑھانا ہی ان کے فرائض میں ہے تو روپیہ حرام نہیں ہرگز اور یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ قرآن کی آیات بیچتے ہیں۔ اس کا دراصل اور مفہوم ہے مگر ضمناً اس مضمون کو اگر زیادہ آگے بڑھایا جائے تو یہ بھی اس سے شائستہ تعلیم ہمیں ملتی ہے کہ قرآن کریم کو محض قرآن پڑھانے کی محبت میں پڑھاؤ نہ کہ کوئی ذاتی منفعت اس سے وابستہ کردو۔

الفضل انٹرنیشنل 24-مارچ 95ء)

☆......☆......☆......☆

**بقیہ صفحہ 2**

وہ لیٹ کے Crawl کرتا ہے جس طرح فوجی کرتے ہیں اور برف کا گولہ بنا کے اپنی ناک کے آگے لگایا ہوا ہوتا ہے دونوں ہاتھوں سے برف کا گولہ پکڑ کر دھکیلتا جاتا ہے۔ Seal دیکھ رہی ہے اس کو کچھ نظر ہی نہیں آرہا صرف ایک سفید چیز سفید برف پہ گھوم رہی ہوتی ہے۔ سارا دن Crawl کرے گا۔ اس طرح بارہ بارہ گھنٹے چلے گا۔ جب موسم بدل جاتا ہے تھوڑا تھوڑا برف پگھل رہی ہوتی ہیں اس وقت Seals زیادہ آکر کھیل رہی ہوتی ہیں اور دن ابھی لمبے ہوتے ہیں تو بارہ چودہ گھنٹے میں رات نہیں پڑتی اس علاقے میں رات بہت ہلکی سی پڑتی ہے اس کا پتہ بھی نہیں لگتا۔ تو وہ بھالو جو برف کا بھالو ہے۔ وہ آہستہ آہستہ جا کے جب ان کے قریب پہنچ جاتا ہے تو پھر ایک دم چھلانگ لگاتا ہے۔ اس تیزی سے جھپٹتا ہے کہ اس Seal کو ہوش ہی نہیں آتی ایک ہاتھ مار کے Seal کو ادھر پھینک دیتا ہے اور Seal بڑی مضبوط اور بھاری چیز ہوتی ہے لیکن اس کو منٹوں میں کھا جاتا ہے تو یہ بھالو ہے اور بھالو افریقہ کے جنگلوں میں بھی ہوتے ہیں۔

عام طور پر پہاڑوں پہ ملنے والے بھالو کالے رنگ کے ہوتے ہیں یا براؤن اور Pole پر (برفوں پر) اللہ میاں نے اس کو (یہ بھی کالا ہوا کرتا تھا) سفید اون پہنا دی۔ اب یہ دیکھو اسی سے ثابت ہوتا ہے کہ Evolution کے ذریعے یہ اون نہیں ہو سکتی تھی۔ ناممکن ہے کتنی نسلیں مریں۔ اور اندر اس کو پیغام کیسے ملا۔ (اس کے سیل Cell کا نظام ہے جو Growth کا) کہ یہ چیز بناؤ جو میری کتاب ہے نا اس میں یہ باتیں بھی لکھی ہوئی ہیں۔ اکثر لوگوں کو تو وقت ہی نہیں ملتا اور پڑھنا بھی مشکل ہے اس کا۔ تو میں کبھی کبھی اس کی کوئی بات آپ کو سنا دیتا ہوں یہاں۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

## احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

### (پاکستانی وقت کے مطابق)

**جمعہ 9- اکتوبر 1998ء**

12-35 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ یسرنا القرآن کلاس۔
12-55 رات۔ فرام دی آرکائیوز۔ تقریر چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب جلسہ سالانہ 1970ء
1-50 رات۔ ہومیوپیتھی کلاس۔
3-00 رات۔ عربی زبان سیکھئے۔
3-20 رات۔ احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ تقریر۔
4-45 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ یسرنا القرآن کلاس
5-05 صبح۔ لقاء مع العرب۔
6-10 صبح۔ کوئز پروگرام۔ تاریخ احمدیت۔
6-55 صبح۔ اردو کلاس۔
8-00 صبح۔ عربی زبان سیکھئے۔۔
8-15 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔
8-50 صبح۔ ہومیوپیتھی کلاس۔
10-50 صبح۔ چلڈرنز کارنر یسرنا القرآن کلاس۔
11-11 دوپہر۔ پشتو پروگرام۔ درس حدیث۔
11-25 دوپہر۔ پشتو پروگرام۔ واقفین نو پشاور۔
11-55 دوپہر۔ تبرکات۔ تقریر چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب
12-45 دوپہر۔ لقاء مع العرب۔
1-55 دوپہر۔ اردو کلاس۔
3-00 دوپہر۔ کمپیوٹر سب کے لئے
4-50 سہ پہر۔ نظم اور درود شریف۔
5-00 شام۔ خطبہ جمعہ۔ لائیو۔
6-00 رات۔ ڈاکو منٹری۔ تربیتی کلاس۔ مجلس خدام الاحمدیہ 1998ء۔
6-55 رات۔ حضرت صاحب کی ملاقات فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ۔
7-55 رات۔ لقاء مع العرب۔
8-55 رات۔ قصیدہ۔
9-00 رات۔ خطبہ جمعہ 98-10-9
10-35 رات۔ اردو کلاس۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

## درخواست دعا

○ مکرم محمد صدیق صاحب ڈرائیور مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی آنکھ کے موتیے کا آپریشن فضل عمر ہسپتال میں ہوا ہے۔

○ محترمہ صالحہ اختر صاحبہ ربوہ (ہمشیرہ مکرم لئیق احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ انگلستان) بعارضہ قلب بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں C C U میں داخل ہیں۔

احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 8- اکتوبر- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 26 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 34 درجے سنٹی گریڈ
9-اکتوبر- غروب آفتاب 5-46
10-اکتوبر- طلوع آفتاب 6-06

## عالمی خبریں

### طالبان اسامہ کے خلاف ہو گئے

طالبان سعودی عرب کے باغی اسامہ بن لادن پر مقدمہ چلانے کو تیار ہوگئے ہیں۔ عربی اخبار الحیات کے مطابق اگر سعودی عرب میں بم دھماکے سے ہلاک ہونے والے 19-افراد کے ورثاء باضابطہ درخواست دیں تو طالبان اس پر کارروائی کریں گے۔ اخبار کے مطابق طالبان نے سعودی عرب کو اپنے فیصلے سے آگاہ کر دیا ہے۔ جس کا مقصد دونوں ملکوں کے سفارتی تعلقات کو بحال کرنا ہے۔ طالبان نے اسامہ کو اس شرط پر تیسرے ملک کے حوالے کرنے پر بھی رضامندی ظاہر کی ہے کہ اسے امریکہ کے حوالے نہیں کیا جائے گا۔

### شام کو آخری وارننگ

ترکی کے وزیر اعظم مسعود یلماز نے کہا ہے کہ ہم نے شام کو آخری وارننگ دے دی ہے۔ مصر کے صدر حسنی مبارک کو شام کے خلاف ثبوت فراہم کر دیئے ہیں۔ اگر اب بھی شام نے مطالبات تسلیم نہ کئے تو فوجی کارروائی کریں گے حسنی مبارک شامی حکام سے بات چیت کے لئے دمشق پہنچ گئے۔

### ترکی شام تنازعے کا سبب

ترکی اور شام کے درمیان جس مسئلے پر جنگ چھڑنے کے خطرہ ہے وہ یہ ہے کہ ترکی نے الزام لگایا ہے کہ شام ترکی میں موجود کرد باغیوں کو امداد فراہم کر رہا ہے۔

### نیٹو کا سربوں پر متوقع حملہ

سربیا کے خلاف فوجی کارروائی کی تیاریاں مکمل کرلی گئی ہیں اس متوقع حملے میں امریکہ، برطانیہ، سپین، جرمنی، ہالینڈ، بیلجیم اور پرتگال کے طیارے حصہ لیں گے۔ روس جو نیٹو حملے کا مخالف ہے اس نے یوگوسلاویہ کو طیارہ شکن میزائل فراہم کر دیئے ہیں۔ ٹائمز کے مطابق روس نے یوگوسلاویہ کو جو نظام فراہم کیا ہے وہ نیٹو کے جنگی طیاروں کو مار گرانے اور ہوائی حملے کی پیشگی اطلاع دینے کی مکمل صلاحیت رکھتا ہے۔ امریکہ کے خصوصی ایلچی یوگوسلاویہ کے صدر کو کوسووو میں فوجی کارروائی روکنے پر رضامند نہیں کرسکے۔ بعض نیٹو ممالک کا موقف ہے کہ سلامتی کونسل قرارداد نہ بھی منظور کرے تو حملہ کا جواز موجود ہے۔

### ایران طالبان مسئلہ

ایران کے وزیر خارجہ کمال خرازی نے کہا ہے کہ ہم طالبان سے جھگڑے میں سیاسی تصفیے کو ترجیح دیں گے۔ ایران نے افغانستان کے بارے میں صبر کی پالیسی اختیار کر رکھی ہے۔

### سیرالیون کے باغی

سیرالیون میں سرکاری فوج اور باغیوں کے درمیان ہونے والی جھڑپ میں فوج نے 52 چھاپہ ماروں کو ہلاک کر دیا۔ یہ جھڑپ دارالحکومت فری ٹاؤن کے مشرق پہاڑی علاقے میں ہوئی۔

### الجزائر میں تشدد

الجزائر میں تشدد کی تازہ کارروائیوں میں 14- افراد ہلاک ہوگئے۔

### روس میں پر تشدد مظاہرے

روس کے ابتر معاشی حالات نے بالآخر عوام کو پر تشدد مظاہروں پر مجبور کر دیا۔ نئے روسی وزیر اعظم کا ٹیلی ویژن پر خطاب جاری تھا کہ ہزاروں افراد سرخ جھنڈے لہراتے ہوئے سڑکوں پر نکل آئے۔ وہ تنخواہیں ادا کرنے اور صدر یلسن کے استعفے کا مطالبہ کر رہے تھے۔

### اوزون کا سوراخ

دنیا میں ماحولیاتی آلودگی بڑھ جانے کے باعث انٹارکٹیکا کے اوپر اوزون کی حفاظتی تہہ میں ہونے والا شگاف مزید بڑھ گیا ہے۔ جس سے دنیا میں مہلک بیماریاں پھیلنے اور فصلوں کو نقصان پہنچنے کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔

## ملکی خبریں

### جنرل کرامت مستعفی

پاکستان آرمی چیف آف سٹاف جنرل جہانگیر کرامت اپنے عہدے سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ اخبارات کی خبروں کے مطابق جنرل موصوف نے اپنے عہدے سے ریٹائر ہونے کی درخواست کی جسے وزیر اعظم نواز شریف نے قبول کر لیا۔ لیفٹیننٹ جنرل پرویز مشرف کو جنرل کے عہدے پر ترقی دے کر پاکستان کی بری فوج کا نیا سربراہ بنا دیا گیا ہے۔ انہوں نے فوری طور پر اپنے عہدے کا چارج سنبھال لیا ہے۔ پی ٹی وی کی رپورٹ کے مطابق جنرل جہانگیر کرامت نے وزیر اعظم کے نام خط میں موقف اختیار کیا کہ ان کے حالیہ بیان سے ایک غیر ضروری بحث کا آغاز ہو گیا ہے اس لئے وہ مستعفی ہونا مناسب سمجھتے ہیں تاکہ اچھی روایت قائم ہو۔

### نئے چیف آف آرمی سٹاف

پاکستان کی بری افواج کے نئے سربراہ جنرل پرویز مشرف منگلا کے کور کمانڈر تھے۔ اس سے قبل وہ ملٹری انٹیلی جنس (ایم آئی) کے سربراہ بھی رہ چکے ہیں۔ سینیارٹی میں ان کا نمبر تیسرا تھا۔ پہلے نمبر پر چیف آف جنرل سٹاف جنرل علی قلی خان تھے اور دوسرے نمبر پر کوارٹر ماسٹر جنرل خالد نواز تھے۔ نئے آرمی چیف نے عہدہ سنبھالنے کے فوری بعد وزیر اعظم نواز شریف سے ملاقات کی۔

### تیسری بڑی شخصیت

وزیر اعظم نواز شریف کے اقتدار سنبھالنے کے بعد جنرل جہانگیر کرامت تیسری بڑی شخصیت ہیں جنہوں نے میدان خالی کر دیا ہے۔ اس سے قبل سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ اور صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری منظر سے ہٹ چکے ہیں۔

### پاکستان کی تاریخ کا دوسرا واقعہ

پاکستان کی تاریخ کا یہ دوسرا واقعہ ہے کہ کسی حکمران نے آرمی چیف سے استعفیٰ حاصل کیا۔ اس سے قبل ذوالفقار علی بھٹو نے جنرل گل حسن سے استعفیٰ لیا تھا اور اب نواز شریف نے جنرل جہانگیر کرامت سے استعفیٰ لیا۔

### کراچی میں ہڑتال، 88 گاڑیاں نذر آتش

متحدہ قومی موومنٹ (ایم کیو ایم) کی اپیل پر کراچی میں مکمل ہڑتال ہوئی۔ جلاؤ گھیراؤ اور فائرنگ کے واقعات میں مختلف اخباروں کی متضاد اطلاعات کے مطابق 14- افراد ہلاک یا 12- افراد زخمی ہوئے۔ جبکہ 88 سے لیکر 100 تک گاڑیوں کو آگ لگادی گئی۔

احمد کیٹرنگ سروس
ٹینٹ اینڈ فوڈ سپلائرز، پارٹی ڈیکوریٹر
• ہر قسم کی تقریبات کیلئے پکی پکائی دیگیں دستیاب ہیں۔
(خواتین کیلئے باپردہ سروس کی سہولت ہے)
343 فیروز پور روڈ لاہور نزد بہار شاہ مارکیٹ
☎: 853453, 5863738, 0342-7558315

نیشنل کالج برائے کمپیوٹر اسٹڈیز - 23 - شکور پارک ربوہ- فون نمبر : 212034
اندرون اور بیرون ملک کام آنے والے ڈپلومہ اور شارٹ کورسز- تجربہ کار اساتذہ - جدید ترین Pentium کمپیوٹرز-Net-work اور مکمل ائیر کنڈیشنڈ LAB - ڈپلومہ کورس کے دورانیہ میں بغیر اضافی فیس کے روزانہ بذریعہ کمپیوٹر ٹائپنگ ٹریننگ-
خواتین کے لئے لیڈی انسٹرکٹرز اور علیحدہ اوقات میں کلاسز کا انتظام موجود ہے-